ختم نبوة

جلد ۵ شمارہ ۴۹

انٹرنیشنل

خان لیاقت علی خاں کا قتل قادیانی سازش تھی؟ — پردہ اٹھتا ہے

ایک ہندو اور قادیانی کا پُرلطف قصہ

امیر شریعتؒ کی یلغار اور مرزا محمود کا فرار

وٹا حلف اٹھانے اور قسم توڑنے کا انجام

مولانا ابوالکلام آزادؔ کے غیر مطبوعہ ۳۰ صفحات میں کیا راز پوشیدہ ہے

امیرالمومنین
سیدنا ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انبیاء کے بعد جس سے کوئی بڑھ کر نہیں .....

طفیل احمد مدنی

سامنے تب سے کسی کا چہرۂ انور نہیں ! ہم کو حاصل وجۂ تسکین دل مضطر نہیں
جانے کیوں آتی نہیں مدت سے دل کو یاد دوست اس لیے ماحول میں خوشبوئے جاں پرور نہیں
ہر طرف ظلمت ہی ظلمت ہے فضائے دہر میں آسماں پر جیسے مہر و مہ و اختر نہیں
ارتداد و رفض و بدعت کا ہے ہر جانب ہجوم اور مقابل میں کسی صدیق رضؓ کا لشکر نہیں
مٹ رہے ہیں ذہن امت سے عزیمت کے نقوش اس لیے کہ قوم کو حال سلف ازبر نہیں
انتہا یہ کہ نہیں ہے یاد وہ بطل جلیل ! انبیاء کے بعد جس سے کوئی بھی برتر نہیں
یعنی وہ صدیق رضؓ وہ امت کا پہلا سنگ میل شاہراہ دیں پہ جس کا ثانی و ہمسر نہیں
دل کا تو میرے یہ عالم ہے بہ توفیق خدا جس سے ارفع اور اعلیٰ دوسرے کا در نہیں
الفت صدیق اکبرؓ کی شراب خوشگوار پی رہا ہے مستقل گو ہاتھ میں ساغر نہیں
اس لیے مجھ کو ہے ضد ہو ذکر اس کا برملا اور اگر ممکن نہ ہو تو پھر یہ میرا سر نہیں
مدحت صدیق رضؓ میں ہوتا نہ کیوں سرگرم کار کیا مری دستار میں جبریل کا شہپر نہیں
اے قلم میرے قلم کر چل ذرا تو بھی رقم منقبت اس شخص کی جس کا کوئی ہمسر نہیں
عظمت صدیق کا منکر نہ ہوگا بس وہی جس کو تھوڑا سا بھی خوف داور محشر نہیں
مصطفےٰ ہے جیسے افضل کوئی پیغمبر نہیں اہل امت میں کوئی بوبکرؓ سے برتر نہیں
یوں تو صدیقین میں پورے صحابہؓ ہیں سبھی ماسوا بوبکرؓ لیکن کوئی بھی اکبر نہیں
آیت قرآن اولوالفضل منکم ہے گواہ فضل میں صدیق اکبرؓ سے کوئی بڑھ کر نہیں
منتخب کرکے نبی نے اپنی ہجرت کا رفیق کہہ دیا گویا کوئی صدیقؓ سے بہتر نہیں
کس نے سمجھا تھا بجز اس کے نبوت کا مزاج گلشن اسلام میں اس جیسا دیدہ ور نہیں
یہ حقیقت ہے کہ عشاق رسولؐ اللہ میں ! عظمت و کردار کا ایسا حسیں پیکر نہیں
مرتدوں کو ختم کرنا بس اسی کا کام تھا کارنامہ دین میں اس سے کوئی بڑھ کر نہیں
راہ حق میں دینے والے تو بہت ہیں نصف و ربع اپنا سب کچھ دے دے جو اس سے کوئی بڑھ کر نہیں
دے دیا صدیق رضؓ نے لاکر سبھی کچھ کہہ کے یہ مجھ کو کافی ہیں نبیؐ کچھ حاجت دیگر نہیں
تھا وہی تو غار میں جب کہہ رہے تھے یہ نبیؐ رب ہمارے ساتھ ہے صدیق کوئی ڈر نہیں
بعد مرنے کے بھی پائی اس رفیق غار نے وہ جگہ جس سے میاں کوئی جگہ بہتر نہیں
سو رہا ہے آج بھی وہ زیر پائے مصطفےٰ دیکھ لو جا کر مدینے میں اگر باور نہیں
میں بناتا دوست اپنا تو فقط بوبکرؓ کو کیا یہ فرمان نبیؐ سب کی زبانوں پر نہیں
بالیقیں جھوٹا ہے اس کا دعوائے عشق رسولؐ جس کے دل میں الفت صدیقؓ و عمرؓ نہیں
جانشینان نبیؐ صدیق رضؓ و فاروقؓ و غنیؓ اور پھر ان کے کوئی ہمسر حیدرؓ نہیں

ہے یہی اہل حق کا مسلک واضح طفیلؔ
اہل امت میں کوئی ان چار سے بڑھ کر نہیں

ہفت روزہ
ختم نبوت
کراچی
انٹرنیشنل

جلد ۵ | ۲۳ رتا ۳۰ ررمضان المبارک ۱۴۰۷ھ مطابق ۲۲ رتا ۲۸ رمئی ۱۹۸۷ء | شمارہ نمبر ۴۹

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ' مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ۔۔۔۔ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ۔۔۔۔ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ۔۔۔۔ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ۔۔۔۔ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ۔۔۔۔ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ۔۔۔۔ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ۔۔۔۔ محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ ۔۔۔۔ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ۔۔۔۔ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری ۔۔۔۔ قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور ۔۔۔۔ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر / کلور کوٹ ۔۔۔۔ حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ ۔۔۔۔ غلام حسین
ٹنڈو آدم ۔۔۔۔ محمد راشد مدنی
پشاور ۔۔۔۔ مولانا نور الحق نور
لاہور ۔۔۔۔ طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ ۔۔۔۔ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ۔۔۔۔ مولوی فقیر محمد
لیہ ۔۔۔۔ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان ۔۔۔۔ محمد شعیب تھنگوتی
کوئٹہ بلوچستان ۔۔۔۔ فیاض حسن سجاد ۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / شکار ۔۔۔۔ محمد متین خالد
ملتان ۔۔۔۔ عطاء الرحمان
سرگودھا ۔۔۔۔ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ ۔۔۔۔ نذیر احمد بلوچ
گجرات ۔۔۔۔ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ۔۔۔۔ قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ ۔۔۔۔ چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی ۔۔۔۔ قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی ۔۔۔۔ قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا ۔۔۔۔ ہدایت اللہ
بارڈس ۔۔۔۔ اسماعیل قاضی
کینیڈا ۔۔۔۔ آفتاب احمد
سوئٹزرلینڈ ۔۔۔۔ اے ۔ کیو انصاری
ٹرینیڈاڈ ۔۔۔۔ اسماعیل ناخدا
برطانیہ ۔۔۔۔ محمد اقبال،
اسپین ۔۔۔۔ راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک ۔۔۔۔ محمد ادریس
ناروے ۔۔۔۔ محمد سلمان اشرف جاوید
افریقہ ۔۔۔۔ محمد زبیر افریقی
ماریشش ۔۔۔۔ محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس ۔۔۔۔ عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش ۔۔۔۔ محی الدین خان

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ'
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت
حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۶۷۱

سالانہ چندہ
سالانہ ۱۰۰/- روپے ۔۔۔۔ ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے ۔۔۔۔ فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز ۔۔۔۔ ۲۲۵ روپے
افریقہ ۔۔۔۔ ۲۷۵ روپے
یورپ ۔۔۔۔ ۲۷۵ روپے
وسطی ایشیا ۔۔۔۔ ۲۷۵ روپے
جاپان ۔ ملائشیا ۔۔۔۔ ۲۷۵ روپے
سنگاپور ۔۔۔۔ ۲۷۵ روپے
چائنا ۔۔۔۔ ۲۷۵ روپے
فجی ۔ نیوزی لینڈ ۔۔۔۔ ۲۷۵ روپے
آسٹریلیا ۔۔۔۔ روپے
خلیجی ممالک ۔۔۔۔ روپے

ایڈیٹر و پبلشر : عبدالرحمان یعقوب باوا ۔۔۔۔ طابع سید شاہد حسن ۔۔۔۔ مطبع القادر پرنٹنگ پریس ۔۔۔۔ مقام اشاعت : ۲۰/ اے سارہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

تنزانیہ کا معرکہ، عیسائی پادریوں کی شکست، قادیانیوں کی پریشانی

اگر کوئی لالچ، بھوک، افلاس کا مارا اور علم دین سے بے بہرہ افریقی مسلمان قادیانیت کے جال میں پھنس جائے تو قادیانی اپنے رسائل و جرائد میں یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ افریقہ کا ایک بہت بڑا مسلمان احمدی یعنی قادیانی ہوگیا۔ قادیانیوں نے مغربی استعمار کی سرپرستی، تعاون اور مالی امداد سے پوری دنیا میں بڑا جال بچھا رکھا ہے ——— استعماری قوتوں نے اپنے تمام وسائل انہیں مہیا کر رکھے ہیں۔ جبھی تو قادیانی اپنے کذاب و دجال پیشوا مرزا قادیانی کا ایک خود ساختہ الہام پیش کرتے ہیں کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" دراصل یہ خدائی الہام نہ تھا اس لیے وہ خدا کا نہیں بلکہ شیطان یا مغربی استعمار کا فرستادہ تھا اور مغربی استعمار نے جب اس سے نبوت کا دعویٰ کرایا تو یہ وعدہ بھی کیا کہ اسے ہمارے خود کاشتہ پودے ہم تجھے صرف قادیان یا برصغیر تک محدود نہیں رکھیں گے بلکہ ہم نے جس طرح تیرے ہم قوم مرزا محمد علی باب اور بہاء اللہ ایرانی کی جماعت کو پوری دنیا میں پھیلایا ہے تیری جماعت اور تیری تبلیغ کو بھی زمین کے کناروں تک پہنچائیں گے۔ اور واقعی مغربی استعمار نے مرزا قادیانی سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کر دکھایا اسی کو کہتے ہیں وفاداری بشرطِ استواری

ان کی سرگرمیوں کا مرکز زیادہ تر وہ ممالک ہیں جہاں تھوڑی یا زیادہ تعداد میں مسلمان بستے ہیں۔ وہاں ان کا شکار عیسائی نہیں بلکہ مسلمان بنتے ہیں۔ اس لیے کہ مسلمان جہاد کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ مغربی استعمار کو مسلمانوں کے اس جذبہ جہاد سے ہر وقت خطرہ رہتا ہے اور جذبہ جہاد کا توڑ کسی طرح بھی ممکن نہیں سوائے اس کے کہ انہیں دھوکے یا فریب سے قادیانی بنا کر اسلام سے دور کر دیا جائے۔ چنانچہ مرزا قادیانی خود یہ لکھ چکا ہے کہ "جوں جوں میرے معتقد بڑھتے جائیں گے جہاد کا تصور ختم ہوتا چلا جائیگا"۔ اور جہاد کی حرمت کے بارے میں وہ یہ بھی لکھ چکا ہے کہ "میں نے انگریز کی اطاعت اور جہاد کی حرمت پر اتنی کتابیں اور اتنے رسائل و اشتہارات لکھے ہیں کہ پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں"۔ اس لیے قادیانیت مغربی استعمار کی ایک ضرورت ہے۔ اسی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے وہ زیادہ تر مسلمانوں کو اپنی توجہ کا مرکز بنائے ہوئے ہیں۔ سال دو سال میں لاکھوں روپیہ خرچ کرنے کے بعد اگر بیس سادہ لوح مسلمان ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں تو وہیں ایک پڑھا لکھا عیسائی ان کے پاس پہنچ جاتا ہے کہ میں نے احمدیت کا مطالعہ کیا اور میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

دراصل وہ خود نہیں آتا بلکہ مغربی انٹیلی جنس قادیانیوں کی جاسوسی کیلئے اسے قادیانی بناتی ہے تاکہ وہ قادیانیوں کی سرگرمیوں سے باخبر رکھ سکے ——— کیونکہ انگریز مرزا کا بانی ہے اس کے ذہن میں یقیناً یہ بات ہے کہ کسی بھی وقت ہماری پالی ہوئی یہ چڑیا ڈار کرنے لگ جائے گی۔ اس لیے اس انداز میں کوئی عیسائی قادیانی بنا دیا جاتا ہے ورنہ کوئی عیسائی ان کے دھوکے میں آکر قادیانی نہیں بنتا۔ اس لیے کہ جب قادیانی پادری عیسائیوں کے پاس جا کر یہ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی ہی مسیح ہے۔ تو وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں کہ کہاں مسیح ابن مریم اور کہاں مرزا قادیانی ——— کہاں گنگو تیلی، کہاں راجہ بھوج ——— بات ان کی عقل میں نہیں آتی ——— لے دے کر قادیانی استعارے کا سہارا لیتے ہیں کہ مرزا قادیانی پہلے مریم بنا، پھر اسے حمل ٹھہرا، پھر درد زہ ہوا، اور پھر درخت کا سہارا لیکر زور جو لگایا تو وہ اپنے آپ سے آپ پیدا ہو کر عیسیٰ بن گیا۔ عیسائی تو کیا کوئی انسان بھی اس قادیانی منطق کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہوگا۔ اس لیے قادیانی عیسائیوں میں بھی ناکام ہو چکے ہیں۔

الحمد للہ کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل نے پوری دنیا میں قادیانیت کے پرفریب چہرے سے اسلامیت اور مسلمانی کا نقاب نوچ ڈالا ہے۔ اور اب پوری دنیا کے مسلمان یہ سمجھ چکے ہیں کہ قادیانیت کوئی اسلامی فرقہ نہیں بلکہ ایک منظم جاسوسی تنظیم ہے۔ اب تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لندن میں مرکز بھی قائم ہو چکا ہے جہاں سے پوری دنیا میں ان کا تعاقب کیا جائے گا۔

جہاں تک رد عیسائیت کے محاذ کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں رابطہ عالم اسلامی نے زور شور سے کام شروع کر رکھا ہے اور رابطے کی سرپرستی میں مسلم مبلغین نے عیسائیوں کا ناک

ناک میں دم کر رکھا ہے۔ گذشتہ ماہ تنزانیہ کے مشہور شہر دارالسلام میں عیسائیوں اور مسلم مبلغین کے درمیان زبردست مناظرہ ہوا۔ معاصر عزیز ہفت روزہ تکبیر کے مطابق حسب مشورہ اور پروگرام دارالسلام کے سب سے وسیع و عریض اور خوبصورت میدان جمہوری پارک میں ۱۲ فروری کی صبح یہ مناظرہ شروع ہو کر ۱۵ فروری کی شام تک چلتا رہا۔ درمیان میں نمازوں اور کھانے پینے کے لیے وقفہ بھی ہوتا رہا۔ تینوں مسلم مبلغین کے نام درج ذیل ہیں۔ عزیزیان شیخ موسیٰ فونڈی، شیخ احمد کامیبا، شیخ محمد شامی۔

ان تینوں مبلغین میں عزیزیان شیخ موسیٰ فونڈی سب سے زیادہ چاق و چوبند اور حاضر دماغ و حاضر جواب ہیں۔ مشرقی افریقہ کے مبلغین کے سربراہ بھی یہی ہیں۔ ان کی تبلیغی مساعی اور سرگرمیوں کی وجہ سے عیسائی پادریوں کی نیند حرام ہو چکی ہے۔ کیونکہ یہ تینوں مبلغین بالکل نوجوان اور صحتمند ہیں۔ ان تینوں مبلغین کی عمریں بالترتیب ۳۲، ۳۰ اور ۳۵ سال ہیں۔ یہ تینوں اصل افریقی باشندے ہیں اور مقامی سواحلی زبان کے بڑے ماہر اور اچھے ادیب ہیں۔ یہ حضرات مناظرہ بھی مقامی سواحلی زبان ہی میں کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ تینوں مبلغین پورے مشرقی افریقہ کے پادریوں کے لیے ایک چیلنج بنے ہوئے ہیں۔ اس مناظرہ میں شیخ موسیٰ فونڈی کے ساتھیوں کے مقابلے میں دو پادری اور ایک راہبہ نے حصہ لیا۔ مسلم مبلغین کے انداز بیان اور طرز تخاطب سے سامعین بخوبی سمجھ رہے تھے کہ فاتح کون ہے مفتوح کون! حق کس کے ساتھ ہے اور برسر باطل کون ہے؟ مسلم مبلغین کا انداز بیان انتہائی جارحانہ اور دلچسپ تھا۔ ان کے مقابلہ میں عیسائی پادریوں کا انداز معذرت خواہانہ اور مدافعانہ تھا۔ شرکاء کی تعداد توقع سے زیادہ تھی ایک محتاط اندازے کے مطابق ۰۰ ہزار سے بھی زیادہ افراد اس اجتماع میں موجود تھے۔ اب تک اس قسم کے مناظرے عام طور پر چند کمروں اور ہالوں میں ہوتے رہے جبکہ دارالسلام کا یہ مناظرہ ایک بہت بڑے میدان میں کھلے عام منعقد ہوا جس کی وجہ سے اس کے اثرات بھی غیر معمولی رہے۔ تیسرے دن ۱۵ فروری کی شام کو جب مناظرہ اپنے اختتام کو پہنچا تو ۲۰۰ افراد نے اجتماعی طور پر اسلام قبول کیا اور پوری فضا صدائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ مسلم مبلغین جب پادریوں کے سوالات کے جوابات کے لیے بائبل ہی کے صفحہ اور چیپٹر نمبر کا حوالہ دیتے تو اس وقت بھی وقفے وقفے سے صدائے تکبیر بلند ہوتی۔ مسلم شرکاء میں ایک فاتحانہ شان نمایاں تھی جبکہ عیسائیوں میں شکست خوردگی کے آثار نمایاں تھے۔ شیخ موسیٰ فونڈی کے بارے میں یہاں پر یہ بات مشہور ہے کہ وہ مختلف بائبلوں کے حافظ ہیں اور پادریوں کے بیشتر جوابات وہ بائبل ہی سے دیا کرتے ہیں۔ موصوف اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ دینی علوم خصوصاً قرآن کریم پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ ہمیشہ عربی لباس میں ملبوس رہتے ہیں۔ مناظرہ کے وقت بھی وہ تمام شرکاء کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔ اس مناظرہ کے پادریوں کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ قرآن کریم اور اسلام سے متعلق مستشرقین کے مختلف اعتراضات کو سوالات کی صورت میں پیش کرتے اور مسلم مبلغین ان کے مدلل جوابات دیتے۔ بسا اوقات ایسا ہوا کہ کسی پادری نے ایک سوال کیا اور شیخ موسیٰ نے جلا ہی اس طرح اس کا جواب دیا کہ فلاں بائبل کے فلاں صفحے کے فلاں نمبر کے چیپٹر کھول کر دیکھ لیجئے اس میں آپ کے سوال کا جواب موجود ہے۔ چنانچہ وہ تلاش کر کے جواب نکال لیتے تو شیخ موسیٰ کا ان سے مطالبہ ہوتا کہ آپ خود سامعین کو بھی یہ پڑھ کر سنائیے۔ تو وہ انتہائی خجالت اور خفت کی کیفیت میں پست آواز سے سامعین کو پڑھ کر سناتے۔ ایسے موقع پر وقفہ وقفہ سے سامعین نے فلک شگاف نعرے لگائے۔"

اس مناظرہ کا فوری اثر یہ ہوا کہ کئی سو افراد اسی وقت عیسائیت کو چھوڑ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ مبلغین اسلام سے عیسائی دنیا تو پریشان ہو ہی رہی تھی قادیانیت ان سے زیادہ پریشان ہے۔ اولاً اس لیے کہ ان کا یہ حربہ ناکام ہو گیا کہ وہ عیسائیت کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ثانیاً اس لیے کہ مغربی استعمار کی طرف سے ایڈ بند ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ ثالثاً خود قادیانی جماعت جو پہلے ہی مایوسی اور بددلی کا شکار ہے اس میں مزید مایوسی بڑھے گی اور اسلام کے نام پر قادیان کی مالی خیلی جو چندے اینٹھتی تھی وہ بند ہو جائیں گے۔ بہر حال یہ صورت حال قادیانیت کے لیے موت کا پیغام ہے۔

پورے ملک میں حفاظت کلمہ طیبہ کی تحریک جاری ہے

قادیانی کلمہ طیبہ کا بے دریغ استعمال کر رہے ہیں — قادیانی زندیقوں کو یہ اسلامی لیبل استعمال نہ کرنے دیجئے — اور اپنے کلمہ طیبہ کی حفاظت کیجئے۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے بجز اس کے جو میرے خاوند حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے دے دیں کیا میں اس میں سے خرچ کر دیا کروں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوب خرچ کیا کرو، باندھ کر نہ رکھو کہ تم پر بھی بندش کر دی جائے گی۔

ایک اور روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب عورت خاوند کی کمائی میں سے اس کے بغیر حکم کے خرچ (صدقہ) کرے تو خاوند کو آدھا ثواب ہے (عینی عن مسلم) پہلی ایک روایت میں اس کا عکس گذر چکا ہے کہ ایسی صورت میں عورت کے لیے آدھا ثواب ہے لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خاوند کی کمائی سے خرچ کرنے کی دو صورتیں ہوتی ہیں، ایک صورت یہ ہے کہ خاوند نے کما کر مال کا کچھ حصہ عورت کو بالکل دے دیا اس کو مالک بنا دیا۔ ایسے مال میں سے اگر عورت خرچ کرے تو اس کو پورا ثواب اور خاوند کو نصف ثواب۔ ظاہر ہے کہ خاوند تو بہرحال عورت کو دے چکا ہے۔ اب اگر وہ خرچ کرتی ہے تو حقیقت میں خاوند کے مال میں سے خرچ نہیں کرتی بلکہ اپنے مال میں سے خرچ کرتی ہے لیکن کمائی چونکہ خاوند کی ہے اس لئے اس کو بھی اللہ کے لطف و کرم سے اس کی کمائی کی وجہ سے اس کے صدقہ کرنے کا آدھا ثواب ہے اور بیوی کو دے دینے کا مستقل ثواب پہلے علیحدہ ہو چکا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ خاوند نے کمانے کے بعد عورت کو مالک نہیں بنایا بلکہ گھر کے اخراجات کے لیے اس کو دیا ہے اس مال میں سے صدقہ کرنے کا خاوند کو پورا ثواب ہو کہ وہ اصل مالک ہے اور عورت کو آدھا کہ اخراجات میں تنگی تو اس کو بھی جھیلنی آئے گی۔ ان کے علاوہ اور بھی متعدد روایات میں مختلف عنوانات سے عورتوں کو ترغیب دی گئی کہ وہ کھانے کی چیزوں میں سے اللہ کے راستہ میں خرچ کیا کریں۔ ذرا ذرا سی چیزوں میں یہ بہانہ تلاش نہ کیا کریں کہ خاوند کی اجازت تو لی نہیں لیکن ان سب روایات کے خلاف بعض روایات میں اس کی ممانعت بھی وارد ہوئی ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں منجملہ اور ارشادات کے یہ بھی فرمایا کہ کوئی عورت خاوند کے گھر (یعنی اس کے مال میں سے) بغیر اس کی اجازت کے خرچ نہ کرے۔ کسی نے دریافت کیا، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کھانا بھی بغیر اجازت خرچ نہ کرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھانا تو بہترین مال ہے۔ (ترغیب عن الترمذی) یعنی اس کو بھی بغیر اجازت خرچ نہ کرے۔

اس روایت کو پہلی روایت سے کوئی حقیقت میں مخالفت نہیں ہے۔ پہلی سب روایات عام حالات اور معروف عادات کی بناء پر ہیں۔ گھروں کا عام عرف سب جگہ یہی ہے، اور یہی ہوتا ہے کہ جو چیزیں یا سامان یا روپیہ پیسہ گھر میں اخراجات کے واسطے دے دیا جاتا ہے اور اس میں خاوندوں کو اس سے خلاف نہیں ہوتا کہ عورتیں اس میں سے کچھ صدقہ کر دیں یا غربا کو کچھ کھانے کو دے دیں۔ بلکہ خاوندوں کا ایسی چیزوں میں کنج کاوا ور پوچھنا، تحقیق کرنا کنجوسی اور چھچھورپن شمار ہوتا ہے، لیکن عرف عام کے باوجود اگر کوئی بخیل اس کی اجازت نہ دے البتہ اپنے مال میں سے جو چاہے خرچ کرے۔

ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیوی میرے مال میں سے میری بغیر اجازت خرچ کرتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم دونوں کو اس کا ثواب ہوگا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں اس کو منع کر دیتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے تیرے بخل کا بدلہ ملے گا اس کو احسان کا اجر ہوگا۔

معلوم ہوا کہ خاوندوں کا ایسی معمولی چیز سے روکنا بخل ہے۔ اور اس کے روکنے کے بعد اس کے مال میں سے عورت کا خرچ کرنا جائز نہیں۔ البتہ عورت کا اگر دل خرچ کرنے کو چاہتا ہے اور خاوند کی مجبوری سے رکی ہوتی ہے تو اس کو اس کی نیت کی وجہ سے صدقہ کا ثواب ملتا ہی رہے گا۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، حقیقت میں ان چیزوں میں ہر شہر کا عرف اور عادت مختلف ہوتی ہے اور خاوندوں کے احوال بھی مختلف ہوتے ہیں بعض پسند کرتے ہیں بعض نہیں پسند نہیں کرتے اسی طرح جو چیز خرچ کی جائے اس کے اعتبار سے بھی مختلف احوال ہوتے ہیں۔ ایک تو معمولی چیزیں قابل تسامح ہوتی ہے۔ اور کوئی چیز ایسی ہوتی ہے جس کی خاوند کو اہمیت ہو۔ اسی طرح سے کوئی تو ایسی چیز ہوتی ہے جس کے رکھنے میں اس کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہو، اور کوئی ایسی چیز ہوتی ہے جس کو رکھنے میں کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ یہ شرط تو متفق علیہ ہے کہ وہ عورت خرچ کرنے میں فساد کرنے والی نہ ہو۔

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

قرآن پاک کا پیغام

محمد اسلم عظیم ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چونیاں

بداخلاقیوں اور برائیوں کے خلاف جہاد

ہماری ہدایت کا آخری ذریعہ قرآن حکیم ہے۔ جو اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمارے پاس بھیجا۔ جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اسی طرح قرآن کریم آخری آسمانی کتاب ہے اب وحی نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا۔ بنی نوع انسان کی فلاح و کامرانی قرآن کریم سے وابستہ کر دی گئی ہے۔

قرآن کریم ہدایت کا سرچشمہ اور خزینہ رحمت ہے، اس کے محاسن بے حساب اور اس کی برکتیں غیر محدود ہیں۔ قرآن کریم کو ایک کتاب سمجھ لینا اور اس کے احکام سے آنکھیں بند کر لینا اس کے انکار کے مترادف ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسے سمجھ کر پڑھا اور اس پر عمل کیا جائے، تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں نے قرآن کریم کو سینے سے لگائے رکھا اس کے احکام پر عمل کیا، تو وہ دنیا میں بھی کامیاب و کامران رہے اور آخرت کی کامیابی بھی انہی کے قدم چومتی ہے۔ عرب کے جاہل بدوؤں کو قرآن کریم نے ہی ظلم کی تاریکیوں سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لا کھڑا کیا اور اقوام عالم میں انہیں امتیاز حاصل ہوا۔ اور آج بھی حقیقت یہ ہے کہ

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بقرآن زیستن

(اقبالؒ)

آج قرآن کریم کو طاقوں میں سجایا جاتا ہے، برکت کے لیے گھر میں رکھا ہے، فرط ادب سے اس کی طرف پشت نہیں کی جاتی، تعویذات بنا کر گلے میں ڈالا جاتا ہے، یا کبھی ختم شریف کے لیے استعمال کر لیا گیا، یا پھر حلف لینے اور دینے کے وقت اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ سب بجا ہی مگر اسے سمجھنا اور عمل کر کے آگے پھیلانا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ ہماری اخلاقی اور معاشرتی اصلاح انہیں اصولوں پر عمل پیرا ہونے سے ممکن ہے، جو قرآن نے بتائے۔ اس مختصر مضمون میں تفصیل کی گنجائش نہیں۔ قرآن کریم کا برائیوں اور بداخلاقیوں کے خلاف جہاد اور اس کی اخلاقی تعلیمات کی ایک جھلک پیش کی جا رہی ہے۔

۱۔ گناہ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو:۔

قرآن کریم اعلان کرتا ہے،

ولا تعاونوا على الاثم و العدوان (مائدہ)

ترجمہ: گناہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ ______ گناہ کے کام میں کسی طرح کی مدد کرنے والا برابر کا شریک ہے، اور اسی نسبت کا مجرم ہے جس قدر کا گناہ کا مرتکب۔

۲۔ قرآن کی حرام کردہ چار چیزیں:۔

قرآن کریم اعلان کرتا ہے۔

أن ما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما اهل به لغير الله (البقرۃ)

ترجمہ:۔ تم پر حرام کیا گیا ہے مردار، خون اور سور کا گوشت اور وہ چیز جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔

مردار وہ ہے جو از خود اپنے آپ مر گیا ہو نہ ذبح کیا گیا اور نہ شکار کیا گیا ہو۔ اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور بھی جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے۔

حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر فرض کیا ہے کہ وہ اسی کا نام لے کر جانور ذبح کریں اگر کوئی اس سے ہٹ جائے اور اس کے نام پاک کے بدلے کسی بت وغیرہ کا نام لے خواہ وہ مخلوق میں سے کوئی بھی ہو تو یقیناً وہ جانور بالاجماع حرام ہو جائے گا۔ خواہ جان بوجھ کر، خواہ بھولے چوکے سے وہ حرام ہے یا حلال؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے (تفسیر ابن کثیرؒ اردو)

۳۔ سود کی حرمت:۔

قرآن اعلان کرتا ہے۔

لا تاكلوا الربٰو (آل عمران)

ترجمہ: سود نہ کھاؤ۔

اہل جاہلیت سودی قرضہ دیتے تھے۔ مدت مقرر ہوتی تھی۔ اگر اس مدت پر روپیہ وصول نہ ہوتا تو مدت بڑھا کر سود پر سود بڑھا دیا کرتے تھے۔ اس طرح سود در سود مل ملا کر اصل رقم کئی گنا بڑھ جاتی۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اس طرح لوگوں کے مال ناحق برباد کرنے سے روک رہا ہے۔

۴۔ شیطانی اعمال:۔

قرآن اعلان کرتا ہے۔

يا ايها الذين آمنوا انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان الخ (المائدہ)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! شراب، جوا، پانسے اور بت سب شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچو تاکہ کامیابی پاؤ۔

چار چیزوں کی حرمت کا اعلان کیا جا رہا ہے، شراب، جوا (قمار بازی) پانسے اور بت اور ان کو شیطانی اعمال قرار دیا گیا۔

۵۔ بدگمانی سے بچو:۔

قرآن کا اعلان ہے۔

اجتنبوا كثيرا من الظن (الحجرات)

ترجمہ:۔ بدگمانیوں سے بچو۔

کسی کے متعلق خواہ مخواہ کی بدگمانی، حالانکہ باطن کا حال اللہ ہی جانتا ہے۔ احکام ظاہر پر لاگو ہوتے ہیں۔

۶۔ قول و فعل میں تضاد:۔

إنّ الدين عند الله الإسلام

ارشاد ربانی ہے۔

یا ایہا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون۔ (والصف)

ترجمہ: اے مومنو! ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

قول و فعل کے تضاد کا دوسرا نام تضاد ہے، لہٰذا جس کے قول و فعل میں تضاد ہو وہ منافق ہے۔

۷۔ بے حیائی سے بچو:۔

ارشاد ہوتا ہے۔

ولا تقربوا الفواحش ما ظہر منہا وما بطن (الانعام)

ترجمہ:۔ بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ اعلانیہ ہو یا پوشیدہ۔

بے حیائی کے کام بظاہر اچھے معلوم ہوتے ہیں مگر درپردہ حیا سوزی پر مبنی ہوتے ہیں۔ دنیا میں بھی ذلت اور ہر وقت لوگوں اور حکام کا خوف اور آخرت کا خسارہ خدا کی پناہ۔

۸۔ امانت میں خیانت نہ کرو:۔

ارشاد ربانی ہے۔

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اہلہا (والنساء)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتداروں کی امانتیں دے دیا کرو۔

امانتیں اُن کے اہلوں کے سپرد کر دو اور اُن میں خیانت کے مرتکب نہ ہو۔

۹۔ زمین میں فساد نہ کرو:۔

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا (الاعراف)

ترجمہ: زمین میں فساد نہ کرو اصلاح کے بعد۔

یعنی اصلاح کر، فساد نہ کرو اور اسلام میں کفر کی رسوم داخل نہ کرو۔

۱۰۔ ناانصافی نہ کرو:۔

ارشاد ہوتا ہے۔

ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الا تعدلوا (المائدہ)

ترجمہ: اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی انصاف سے نہ روکے

مطلب یہ کہ کسی امیر کبیر، جاگیردار اور طاقتور کے خوف سے انصاف کا دامن نہ چھوڑو، انصاف کرو اور صرف اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھو، عزت و ذلت اُسی کے ہاتھ میں ہے۔

۱۱۔ وعدہ خلافی نہ کرو۔

ارشاد ہوتا ہے۔

واوفوا بعہد اللہ اذا عاہدتم۔ (النحل)

ترجمہ: اور جو وعدہ تم نے اللہ سے کیا ہے پورا کرو۔

یعنی وعدہ خلافی نہ کرو، ایک دوسری جگہ ارشاد ہے تم میرا عہد پورا کرو، میں تمہارا عہد پورا کروں گا (البقرہ) ایک حدیث کا مفہوم یوں ہے جو وعدہ خلافی کرے اس کا کوئی دین نہیں۔

۱۲۔ عورتوں کو تنگ نہ کرو:۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولا تمسکوہن ضرارا لتعتدوا (البقرہ)

ترجمہ: عورتوں کو تنگ کرنے کے لیے نہ رکھو اور نہ اُن پر زیادتی کرو۔

اسلام پہلا دین ہے جس نے عورتوں کے حقوق مقرر کیے اور ان کو عزت و وقار عطا کیا، ایک اور جگہ ارشاد ہے

ولہن مثل الذی علیہن بالمعروف۔ (البقرہ) یعنی عورتوں کے حقوق بھی مردوں پر اسی طرح ہیں جس طرح مردوں کے عورتوں پر۔

۱۳۔ ناپ تول میں کمی نہ کرو:۔

ارشاد خداوندی ہے۔

ولا تنقصوا المکیال والمیزان (ہود)

ترجمہ: ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔

یاد رکھو! تم نے مرنا ہے۔ اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اس کا ڈر رکھو، لیتے پورا ہو دیتے کم ہو، اس ظلم سے باز آجاؤ۔

۱۴۔ لڑائی جھگڑے سے بچو:۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے

ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم (الانفال)

ترجمہ: جھگڑا نہ کرو، پس سست ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا نکل جائے گی۔

یعنی مسلمانوں تم نے تو غلبہ حاصل کرنا ہے اور تم تو جھگڑا کر کے کمزور ہو رہے ہو، اتحاد پیدا کرو۔

۱۵۔ جھوٹ سے بچو:۔

قرآن کریم میں فرمان الٰہی ہے۔

لعنت اللہ علی الکاذبین (آل عمران)

ترجمہ: جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔

۱۶۔ غیبت اور چغلی نہ کرو:۔

قرآن پاک میں فرمان خداوندی ہے۔

ولا یغتب بعضکم بعضاً۔ (الحجرات)

ترجمہ:۔ اور تم ایک دوسرے کی غیبت کرو۔

کسی شخص کی پیٹھ پیچھے اس کا وہ عیب بیان کرنا جو اُس میں ہے وہ غیبت ہے اور اگر ایسی چیز کے متعلق بیان کرنا جو اس میں نہیں ہے تو یہ بہتان ہے۔

۱۷۔ کسی کا مال ناحق نہ کھاؤ:۔

فرمان باری تعالیٰ ہے

یا ایہا الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل (النساء)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔"

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

کسی کا مال غلط طریقے سے ہتھیانا اور کھانا اپنے پیٹ میں آگ بھرنا ہے اس سے بچنا چاہیے۔

۱۸۔ شہادت کو نہ چھپاؤ:۔

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہٗ اٰثم قلبہٗ (البقرہ)

ترجمہ: اور شہادت کو نہ چھپاؤ، جس نے شہادت کو چھپایا اُس کا دل گناہ میں آلودہ ہے۔

شہادت دینے سے گریز کرنا یا شہادت میں صحیح واقعات کے اظہار سے پرہیز کرنا، دونوں پر شہادت چھپانے کا اطلاق ہوتا ہے۔

۱۹۔ تکبر نہ کرو:۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولا تمش فی الارض مرحا ان اللہ لا یحب کل مختال فخور۔

ترجمہ:۔ اور زمین پر اکڑ کر نہ چل بے شک اللہ تعالیٰ شیخی بگھارنے والوں اور تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

تکبر شیطانی عمل اور بری خصلت ہے۔ متکبر آدمی اپنی اصلاح سے عاری ہوتا ہے۔ اور آخر ذلیل و خوار ہو کر پستی میں گر جاتا ہے۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں۔

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد

ترجمہ:۔ تکبر نے شیطان کو ذلیل کیا اور لعنت کے قید خانہ میں گرفتار کیا۔

۲۰۔ ایک سے زیادہ بیویوں کی صورت میں انصاف کرو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ (النساء)

ترجمہ:۔ اگر تم کو ڈر ہو کہ عدل نہ کرسکو گے تو ایک ہی بیوی

باقی صفحہ ۳۰ پر

ایک صحابیؓ کا واقعہ

مرسلہ: محمد فاروق صاحب
کراچی

حضرت انسؓ بن نضر ایک صحابی تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ ان کو اس چیز کا صدمہ تھا۔ اس پر اپنے نفس کو ملامت کرتے تھے کہ اسلام کی پہلی عظیم الشان لڑائی اور تو اس میں شریک نہیں ہو سکا۔ اس کی تمنا تھی کہ کوئی دوسری لڑائی ہو تو حوصلے پورے کروں۔ اتفاق سے اُحد کی لڑائی پیش آگئی جس میں یہ بڑی بہادری اور دلیری سے شریک ہوئے۔ اُحد کی لڑائی میں اول اول تو مسلمانوں کو فتح ہوئی مگر آخر میں ایک اجتہادی غلطی کی وجہ سے مسلمانوں کو شکست ہوئی، وہ یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آدمیوں کو ایک خاص جگہ مقرر فرمایا تھا کہ جب تک میں نہ کہوں اس جگہ سے نہ ہٹنا کہ وہاں سے دشمن کے حملہ کرنے کا اندیشہ تھا، جب مسلمانوں کو شروع میں فتح ہوئی تو کافروں کو بھاگتا دیکھ کر یہ لوگ بھی اپنی جگہ سے یہ سمجھ کر ہٹ گئے کہ اب جنگ ختم ہو چکی اس لیے بھاگتے ہوئے کافروں کا پیچھا کیا جائے اور غنیمت کا مال حاصل کیا جائے۔ اس جماعت کے سردار نے منع بھی کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت تھی تم یہاں سے نہ ہٹو مگر ان لوگوں نے یہ سمجھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد صرف لڑائی کے وقت کے واسطے تھا۔ وہاں سے ہٹ کر میدان میں پہنچ گئے، بھاگتے ہوئے کافروں نے اس جگہ کو خالی دیکھ کر اس طرف سے آکر حملہ کر دیا۔ مسلمان بے فکر تھے اس اچانک بے خبری کے حملہ سے مغلوب ہوگئے اور دونوں طرف سے کافروں کے بیچ میں آگئے جس کی وجہ سے ادھر اُدھر پریشان بھاگ رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ سامنے سے ایک دوسرے صحابی حضرت سعدؓ بن معاذ آرہے ہیں، ان سے کہا کہ اے سعدؓ کہاں جا رہے ہو خدا کی قسم جنت کی خوشبو اُحد کے پہاڑ سے آرہی ہے۔ یہ کہہ کر تلوار ہاتھ میں تھی ہی کافروں کے ہجوم میں گھس گئے اور جب تک شہید نہ ہوگئے۔ شہادت کے بعد ان کے بدن کو دیکھا گیا تو چھلنی ہوگیا تھا اسّی سے زیادہ زخم تیر اور تلوار کے بدن پر تھے ان کی بہن نے انگلیوں کے پوروں سے ان کو پہچانا۔

جو لوگ اخلاص اور سچی طلب کے ساتھ اللہ کے کام میں لگ جاتے ہیں۔ ان کو دنیا ہی میں جنت کا مزہ آنے لگ جاتا ہے۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ زندگی میں ہی میں جنت کی خوشبو سونگھ رہے تھے۔ اگر اخلاص آدمی میں ہو جائے تو دُنیا میں بھی جنت کا مزہ آنے لگتا ہے۔ ایک معتبر شخص سے جو حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوریؒ کے مخلص خادم ہیں حضرتؒ کا مقولہ سنا ہے کہ جنت کا مزہ آرہا ہے۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ غور کریں کہ وہ اپنے دین کے لیے کتنی قربانی دے رہے ہیں

(ماخوذ حکایات صحابہؓ)

بقیہ:۔ حدیث کی روشنی

ہے۔ اپنا تمام مال و اسباب آنے والوں پر تقسیم کر دیا ہے قناعت و توکل کا یہ عالم ہے کہ پسماندگان کے لیے کچھ بھی بچا کے نہ رکھا بلکہ جب نیاز مندوں اور خادموں نے اس کی طرف متوجہ کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا ان کا نگہبان اور ان کی کفالت کرنے والا خدا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ دیر کے لیے آپ نے گردن جھکائی اور لمثل ھذا فلیعمل العاملون فرماتے ہوئے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

قرآن
وہ آئینہ ہے جس میں مختلف عقائد و خیالات کے لوگ اپنا چہرہ دیکھ سکتے ہیں

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ (انعام ع ۱۵)

ترجمہ:- بھلا ایسا شخص جو کہ مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا، اور ہم نے دی اس کو روشنی کہ لئے پھرتا ہے اس کو لوگوں میں برابر ہو سکتا ہے اس کے جس کا حال یہ ہے کہ پڑا ہے اندھیروں میں وہاں سے نکل نہیں سکتا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ (حدید ع ۴)

ترجمہ:- اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ اس کے رسول پر، دے گا تم کو دو حصے اپنی رحمت سے اور رکھ دے گا تم میں روشنی جس کو لیے پھرو اور تم کو معاف کر دے گا۔

"يَمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ" اور "تَمْشُوْنَ" کے الفاظ اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ یہ روشنی آخرت سے مخصوص نہیں، بلکہ دنیا کی زندگی اور اس کے تمام معاملات میں ان کو ایک خاص نور بصیرت اور قوت تمیز حاصل ہوتی ہے، وہ اپنی زندگی کے تمام معاملات وحی الٰہی کی روشنی، پیغمبر کی رہنمائی اور اس "فرقان" کی مدد سے طے کرتے ہیں۔ جو ان کو اللہ کی طرف سے عطا ہوا ہے، ان کا پورا طریقِ زندگی دوسری غیر مومن قوموں کے طریقے سے ممتاز ہوتا ہے۔ اور ان کا یہ امتیاز صرف اس وجہ سے ہے کہ اس کی بنیاد قیاس و تجربہ پر نہیں، بلکہ وحی و رسالت پر ہے، اس ما بہ الامتیاز اور فیصلہ کن صلاحیت کی طرف دوسری آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا۔ (انفال ع ۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمہارے لیے (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی ایک قوت پیدا کر دیگا۔

اسی بنا پر قرآن کو اللہ نے "نور" "بصائر" "ہدیٰ" "بیّنۃ" "موعظۃ" "شفاء" اور ذکر مبارک کہا ہے۔ قرآن مجید وہ آئینہ ہے جس میں مختلف عقائد و خیالات اور اخلاق و اعمال کے لوگ اپنا چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔ اس میں کہیں صراحتہً کہیں اشارۃً کہیں پچھلی قوموں اور اشخاص کے ذکر میں اور کہیں براہ راست ان کا تذکرہ موجود ہے۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (انبیاء ع ۱)

ترجمہ:- ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی جس میں تمہارا تذکرہ ہے کیا تم نہیں سمجھتے ہو۔

قرآن مجید کا مختصر تعارف

قاری محمد یار فاروقی۔ کراچی

قرآن پاک کی کل مدت نزول تقریباً ۲۲ سال ۵ ماہ ۱۴ دن

پارے ــــ ۳۰	سورتیں ــــ ۱۱۴
منزلیں ــــ ۷	رکوع ــــ ۵۴۰

کل آیات ۶۶۶۶

قرآن پاک کے مضامین

۱۔ علم العقائد	۲۔ علم احکام
۳۔ تذکیر باللہ	۴۔ تذکیر بایام اللہ

۵۔ تذکیر بالموت وما بعدہ

منازل کی تقسیم

۱۔ سورۃ فاتحہ ــــ تا ــــ سورۃ نساء
۲۔ سورۃ مائدہ ــــ تا ــــ سورۃ توبہ
۳۔ سورۃ یونس ــــ تا ــــ سورۃ نحل
۴۔ سورۃ بنی اسرائیل ــــ تا ــــ سورۃ فرقان
۵۔ سورۃ شعراء ــــ تا ــــ سورۃ یٰسین
۶۔ سورۃ والصّٰفّٰت ــــ تا ــــ سورۃ حجرات
۷۔ سورۃ قٓ ــــ تا ــــ سورۃ الناس

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اسی ترتیب سے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے۔

اقسام آیات

آیات وعدہ ــــ ۱۰۰۰	آیات قصص ــــ ۱۰۰۰
آیات وعید ــــ ۱۰۰۰	آیات تحلیل ــــ ۲۵۰
آیات امر ــــ ۱۰۰۰	آیات تحریم ــــ ۲۵۰

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

آیات نہی	۱۰۰۰	آیات تسبیح	۱۰۰
آیات مثال	۱۰۰۰	آیات متفرقہ	۶۶

کل آیات بینات ۶۶۶۶

تفصیل حروفِ قرآنی

الف	۴۸۸۷۲	ب	۱۱۴۲۸
ت	۱۱۹۹	ث	۱۲۷۶
ج	۳۲۷۳	ح	۹۷۳۷
خ	۲۴۱۶	د	۵۶۰۲
ذ	۴۶۷۷	ر	۱۱۷۹۳
ز	۱۵۹۰	س	۵۹۹۱
ش	۲۱۱۵	ص	۲۰۱۱
ض	۱۳۰۷	ط	۱۲۷۷
ظ	۸۴۲	ع	۹۲۲۰
غ	۲۲۰۸	ف	۸۴۹۹
ق	۶۸۱۳	ک	۹۵۰۰
ل	۳۴۳۲	م	۳۶۵۳۵
ن	۴۰۱۹۰	و	۲۵۵۳۶
ہ	۱۹۰۷	لا	۳۷۲۰
ی	۲۵۹۱۹		

کل تعداد کلمات چھیاسی ہزار چار سو تیس ۸۶۴۳۰

کل تعداد حروف تین لاکھ تیئیس ہزار چھ سو ستر ۳,۲۳,۶۷۰

کل حرکات (اعراب)

۱۔ فتحات (زبر)	َ	۵۳۲۲۳
۲۔ کسرات (زیر)	ِ	۳۹۸۵۲
۳۔ ضمات (پیش)	ُ	۸۸۰۴
۴۔ مدات	ٓ	۱۷۷۱
۵۔ تشدید	ّ	۱۲۷۴
۶۔ نقاط	نقطے	۱۰۵۶۸۴

حدیث کی روشنی

مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہٗ

قناعت واستغنا

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"کامیاب وبامراد ہوا وہ بندہ جس کو حقیقتِ اسلام نصیب ہوئی اور اس کو روزی بھی بقدر کفاف ملی، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس قدر قلیل روزی پر قانع بھی بنا دیا۔

تشریح:۔ بلاشبہ جس بندے کو ایمانی دولت نصیب ہوئی اور ساتھ ہی اس دُنیا میں گزارے کا سامان بھی، اور پھر اللہ تعالیٰ اس کے دل کو قناعت اور طمانیت کی دولت بھی نصیب فرما دیں تو اس کی زندگی بڑی مبارک اور بڑی خوشگوار ہے اس پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہے یہ قناعت اور دل کی طمانیت وہ کیمیا ہے جس سے فقیر کی زندگی بادشاہ کی زندگی سے زیادہ لذیذ اور پُرمسرت بن جاتی ہے

ایں کیمیائے ہستی قارون کند گدا را

آدمی کے پاس اگر دولت کے ڈھیر ہوں لیکن اس میں اور زیادہ کے لیے طمع اور حرص ہو اور وہ اس میں اضافہ ہی کی کوشش میں لگا ہے اور ھَلْ مِنْ مَّزِیْد ہی کے پھیر میں پڑا رہے تو اسے کبھی قلبی سکون نہ ہوگا۔ اور وہ دل کا فقیر ہی رہے گا۔ برخلاف اس کے اگر آدمی کے پاس صرف جینے کا مختصر سامان ہو مگر وہ اس پر مطمئن اور قانع ہو تو فقر و افلاس کے باوجود وہ دل کا غنی رہے گا۔ اور اس کی زندگی بڑے اطمینان اور آسودگی ہوگی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھ سے ارشاد فرمایا" ——— ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال زیادہ ہونے کا نام تونگری ہے؟

میں نے عرض کیا ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم (ایسا ہی سمجھا جاتا ہے) پھر آپؐ نے فرمایا کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ مال کم ہونے کا نام فقیری اور محتاجی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں! حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی خیال کیا جاتا ہے) یہ بات آپ نے مجھ سے تین دفعہ ارشاد فرمائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا اصل دولت مندی دل کے اندر ہوتی ہے اور اصل محتاجی اور فقیری بھی دل ہی میں ہوتی ہے۔

تشریح:۔ حقیقت یہی ہے کہ تونگری اور محتاجی، خوشحالی اور بدحالی کا تعلق روپے پیسے سے زیادہ آدمی کے دل سے ہے اگر دل غنی اور بے نیاز ہے تو آدمی خوش بخت اور خوشحال ہے۔ اور اگر دل حرص و طمع کا گرفتار ہے تو دولت کے ڈھیروں کے باوجود وہ خوشحالی سے محروم اور محتاج و پریشان حال ہے، سعدی علیہ الرحمہ کا قول ہے۔ ؎

"تونگری بدل است نہ بمال"

قناعت وتوکل

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر ملاقاتیوں کا تانتا بندھا ہوا ہے لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں۔ شاید آپ کی موت کا وقت قریب آگیا

باقی صفحہ پر

اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلَام

خطاب

حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کا علماء کرام سے ایک دردمندانہ

اس سرزمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے کائنات میں کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کے پاک رسولوں کے علم بہ پیغمبروں کا معصوم گروہ سب سے زیادہ اس کی بارگاہ میں مقبول و مقرب ہے اور مخلوقات میں سب سے اعلیٰ و افضل ہے۔ ان کو اسی عظمت و بلندی کے مطابق شرح صدر وسعتِ ظرف، صبر و استقامت اور دوام و استقلال سے اوامر الٰہیہ کی بجا آوری کی توفیق عطا فرمائی گئی تھی وہ آگ میں ڈالے گئے یا آروں سے چیرے گئے مگر حرف شکایت زبان پر نہ آیا ساری دنیا کی مخالفت ان کے عزم و ثبات میں تنزلزل پیدا نہ کر سکی تھی وہ قلیل متاع دنیا اور اس کی حقیقت لہو لعب سے واقف تھے وہ حیات ابدی اور عیش سرمدی کے داعی اپنے محبوب ترین خالق و مالک کی رضاجوئی ہی کو انسانی حیات کا معراج سمجھنے والے تھے۔

اے علمائے کرام! کیا اس سے بڑھ کر کوئی شکر کا مقام ہو سکتا ہے کہ آپ لوگ انبیا علیہم السلام کے وارث اور جانشین گردانے گئے اور کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی ذمہ داری! اعزاز و اکرام ہو سکتا ہے کہ تمام اُمت مرحومہ کی قیادت و رہنمائی آپ کے سپرد کی گئی ہے بلکہ دنیا بھر کو دعوت الی اللہ دے کر اتمام کی ڈیوٹی آپ کے حوالے کی گئی۔

اے وارثان انبیا علیہم السلام! کیا دنیا میں مفاسد و گمراہات کے ہجوم کی یہ وجہ نہیں ہے کہ ہم مسلمان عموماً اور اہل دین خصوصاً اپنے فرائض سے غافل ہو چکے ہیں۔ کیا ہمارے حقیقت شناس اسلاف نے اپنے عمل سے ہم کو یہ سبق نہیں دیا کہ نئے فتنوں کے مقابلے میں کتاب و سنت کی روشنی میں نئے ہتھیاروں اور نئے دلائل سے مسلح ہو کر ڈٹ جائیں شق عصا سے بچو اور متفق ہو کر دین متین کے شجرۂ طیبہ کی حفاظت کرو۔ جس کی آبیاری ہمارے بزرگوں نے اپنے خون سے کی۔

اے علمائے کرام! کیا آج اتحاد و تنظیم سے تبلیغ و اشاعت کی ضرورت نہیں۔ کیا اپنے مراکز علمی و عملی سے وابستگی اور اجلّہ علمائے کرام کے حکم پر ایک ہو جانے میں مشکلات کا حل نہیں کیا آج مدارس دینیہ کی تنظیم نصاب تعلیم پر حالات زمانہ کے مطابق غور و خوض کا وقت نہیں آیا۔ کیا آج دینیات و نصابات کے کلرگویاں اسلام افہام و تفہیم کے محتاج نہیں آج فتنۂ کتابت و مرضِ تحریف دین کے مقابلہ میں تصنیف اور جماعتی اخبار و رسائل کا اجرا فرض نہیں اگر ان باتوں کا جواب اثبات میں ہے تو خدا کے لیے اُٹھیں اور کمر ہمت باندھیں اس کی نصرت و رحمت سے مایوس ہونا کفر ہے۔

انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للّٰہ مثنیٰ وفرادیٰ۔

بقیہ: لیاقت علی خان

گورنر سندھ مرحوم، ملک امیر محمد مرحوم۔ چیف جسٹس محمد منیر۔ سکندر مرزا۔ سید ہاشم گزدر وغیرہم شامل تھے۔ لیکن قاضی صاحب کی سب سے اہم ملاقات خان لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان کے ساتھ تھی جو اس مضمون اور دعوت فکر کا سرعنوان ہے۔

(جاری ہے)

بقیہ:- نوادرات امیر شریعتؒ

اس خطابتی معرکہ کی شان اور معراج واضح ہوتی ہے۔

"وہ میرزا محمود (نبی کا بیٹا) میں نبیؐ کا نواسا ہوں۔ وہ آئے اور مجھ سے اردو، پنجابی، فارسی میں ہر معاملہ سے متعلق بحث کرے، یہ جھگڑا آج ہی طے پا جاتا ہے وہ پردے سے باہر نکلے، نقاب اٹھائے، کشتی لڑے، مولا علیؓ کے جوہر دیکھے جس رنگ میں آئے۔ وہ موٹر میں بیٹھ کر آئے میں ننگے پاؤں آؤں، وہ حریر و پرنیاں پہن کر آئے میں موٹا جھوٹا پہن کر آؤں وہ مزعفر کباب یا قورتیاں اور اپنے ابا کی سنت کے مطابق پلومر کی ٹانک وائن (شراب) پی کر آئے میں اپنے ناناؐ کی سنت کے مطابق جو کی روٹی کھا کے آؤں" "یہی میدان یہی گو"

عمر بھر ..... !

شاہ جیؒ نے اپنے عزیز ترین ساتھی، ممتاز خطیب اور مجاہد ختم نبوت آغا شورش کاشمیریؒ سے ایک دفعہ فرمایا "عمر بھر مسلمانوں کے دروازے پر دستک دیتا رہا جواب نہ آیا سوچتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی اجتماعی سرشت بوڑھوں کی ہمت، بچوں کی ضد اور عورتوں کی عقل سے تیار ہوئی ہے۔ مجھے اپنی قوم سے کوئی امید نہ تھی اگر وہ بہتر سلوک کرتی تو حیرت ہوتی اس قوم نے میرے باپ سے جو کربلا میں کیا اور میرے نانا سے جو مکہ میں کیا وہ گویا میرا ورثہ تھا اس قوم کو وہی کرنا چاہیے تھا جو میرے خاندان سے کر چکی اور میرے اسلاف سے کرتی رہی ہے جو کچھ میرے ساتھ ہوا اس سے مطمئن ہوں سلوک مختلف ہوتا تو تعجب ہوتا البتہ اس قوم کے انجام سے متفکر ہوں مبادا یہ قوم ——— بے محور نہ ہو جائے" ——— (سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

نوادرات امیر شریعتؒ

حفیظ رضا پسروری

آزادیٔ برصغیر

آزادی قبل ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ

"ملکی سیاست میں میری کارگزاری کیا ہے، میں تو یہ جانتا ہوں کہ میں نے لاکھوں ہندوستانیوں کے ذہن سے انگریزوں کو نکال پھینکا، میں نے کلکتہ سے خیبر تک اور سرینگر سے راس کماری تک دوڑ لگائی ہے وہاں پہنچا ہوں جہاں دھرتی پانی نہیں دیتی، رہا یہ سوال کہ آزادی کا وہ کون سا تصور ہے، جس کے لیے میں لڑتا رہا تو سمجھ لیجئے کہ اپنے ملک میں اپنا راج ہمارا پہلا کام یہ ہے کہ غیر ملکی طاقت سے گلوخلاصی حاصل ہو اس ملک سے انگریز نکلیں ــــ نکلیں کیا؟ نکالے جائیں، میں تمام عمر انگریزوں سے لڑتا رہا اور لڑتا رہوں گا اگر اس مہم میں سؤر بھی میری مدد کریں تو میں ان کو ساتھ لے لوں گا میں تو ان چیونٹیوں کو شکر کھلانے کے لیے تیار ہوں جو "صاحب بہادر" کو کاٹ کھائیں۔ خدا کی قسم میرا ایک ہی دشمن ہے "انگریز" ــــ اس ظالم نے نہ صرف اسلامی ملکوں کی اینٹ سے اینٹ بجائی ہمیں غلام رکھا اور مقبوضات پیدا کیے بلکہ خیرہ چشمی کی حد ہو گئی کہ قرآن کریم میں تحریف کے لیے مسلمانوں میں جعلی نبی پیدا کیا، پھر اس خود کاشتہ پودے کی آبیاری کی اور اب اسکو جیتے بیٹے کی طرح پال رہا ہے۔"

زندگی

"زندگی ہی کیا ہے؟ بس جو تہائی ریل میں کٹ گئی، ایک تہائی جیل میں۔ جتنے دن باہر رہا لوگ گلے کا ہار ہوتے رہے آج کلکتہ، کل ڈھاکہ۔ ڈھاکہ سے لکھنؤ۔ لکھنؤ سے بمبئی، پھر آگرہ۔ آگرہ سے دہلی۔ دہلی سے لاہور۔ لاہور سے پشاور۔ پشاور سے کراچی ــــ ذرا ہندوستان کے دیہات و قصبات کا اندازہ کرو۔ ہر کہیں گھومتا پھرا ہوں ــــ سال کے تین سو پینسٹھ دنوں میں تین سو چھیاسٹھ تقریریں کی ہوں گی۔

دن کہیں صبح کہیں شام کہیں رات کہیں

میں نے تقریر کی لوگوں نے کہا "واہ شاہ جی واہ" میں قید ہو گیا لوگوں نے کہا "آہ شاہ جی آہ!" اور اسی واہ واہ میں ہم ہو گئے تباہ"

عزو ناموس رحمۃ للعالمین ﷺ

۱۹۲۷ء میں لاہور ہائیکورٹ کے جسٹس دلیپ سنگھ نے مہاشہ راجپال (ناشر رنگیلا رسول) کو قانون کے کسی تکنیکی سقم پر رہا کر دیا تو مسلمانوں میں ایک ہیجان برپا ہو گیا، انہوں نے لاہور میں جلسہ کرنا چاہا تو ڈپٹی کمشنر لاہور مسٹر اوگلوی نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی۔ شاہ جیؒ نے حضرت شاہ محمد غوثؒ کے بالمقابل احاطہ شیخ عبدالرحیم میں جلسے کے انعقاد کا فیصلہ کیا مفتی اعظم ہند مولانا مفتی محمد کفایت اللہؒ اور مولانا احمد سعید دہلویؒ بھی اس جلسہ میں موجود تھے احاطے کے دروازے پر مسلح پولیس کا پہرہ تھا مسٹر اوگلوی ڈپٹی کمشنر نے جلسہ کو روکنا چاہا تو شاہ جیؒ نے اپنی گرجدار آواز میں اوگلوی کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا "او! اوگلوی ــــ ذرا اپنے گھر تیرا (نیوتا) پایا ہے" پھر تقریر شروع کی ــــ فرمایا

"آج آپ لوگ جناب فخر الرسل محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عزو ناموس کو برقرار رکھنے کے لیے جمع ہوئے ہیں آج جنس انسان کو عزت بخشنے والے کی عزت خطرے میں ہے آج اس جلیل المرتبت ہستی کا ناموس معرض خطر میں ہے جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے۔ آج مفتی کفایت اللہؒ اور مولانا احمد سعید دہلویؒ کے دروازے پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ آئیں اور فرمایا ــــ ہم تمہاری مائیں ہیں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں ــــ ارے دیکھو! ام المومنین عائشہ صدیقہؓ دروازے پر تو کھڑی نہیں! (یہ جملہ اس جلال و غضب اور غمناک انداز میں کہا کہ حاضرین کی نگاہیں بے ساختہ دروازے کی طرف اٹھ گئیں ایکا ایکی کہرام مچ گیا مسلمان دھاڑیں مار مار کر رونے لگے) تمہاری محبت کا تو یہ عالم ہے کہ عام حالات میں کٹ مرتے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ آج گنبد خضریٰ میں رسول اللہ تڑپ رہے ہیں آج خدیجہؓ و عائشہؓ پریشان ہیں بتاؤ تمہارے دلوں میں امہات المومنینؓ کی کوئی جگہ ہے؟ سنو! ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کیا کہہ رہی ہیں؟ ہاں ہاں سنو، وہی عائشہ صدیقہؓ جنہیں رسول اللہ حمیرا کہہ کر پکارا کرتے تھے جنہوں نے سید عالم ﷺ کو وصال کے وقت مسواک چبا کر دی تھی اگر تم خدیجہؓ و عائشہؓ کے ناموس کی خاطر جانیں دے دو تو یہ کچھ کم فخر کی بات نہ ہوگی"۔ (سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)

قادیان احرار کانفرنس

قادیان کی تاریخی احرار کانفرنس (۱۹۳۴ء) میں جو عدیم النظیر تقریر کی اس کی عظمت کا اعتراف اس وقت کے سیشن جج گورداسپور مسٹر جی۔ ڈی کھوسلہ نے بھی اپنے فیصلہ میں کیا ہے۔ تقریر کے مندرجہ ذیل اقتباس سے شاہ جیؒ کے

باقی صفحہ ۱۲ پر

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

امیرِ شریعتؒ کی یلغار، مرزا محمود کا فرار

چوہدری محمد دین جبر حرآباد نوشاب

اس صدی کے دوسرے عشرے کے ابتدائی سالوں میں حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ امرتسر میں حضرت مولانا نور احمد صاحبؒ کے پاس درسِ نظامی کے طالب علم تھے۔ انہی دنوں اعلان ہوا، کہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی ہال بازار کے باہر ایک سینما ہال میں تقریر کریں گے، حضرت مولانا نور احمد رحمۃ نے امرتسر کے تمام علماء کو جمع کیا، اور کہا کہ اس سے پہلے مرزائیوں کو امرتسر میں جلسہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور اب اگر ایک دفعہ یہ جلسہ کر گئے، تو پھر ہمیں تنگ کریں گے، علماء حضرات نے مختلف تجاویز پیش کیں، مگر حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں وہ جلسہ نہیں ہوگا۔

شاہ جیؒ کے ساتھ بخارا، سمرقند اور تاشقند سے بھی درسِ نظامیہ کے طالب علم امرتسر پڑھا کرتے تھے آپؒ نے ان میں سے پانچ طلباء کو ساتھ لیا، اور جلسہ گاہ میں پہنچ گئے، سینما ہال بھرا ہوا تھا، آپ سینما ہال کے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دوسرے طلباء آپ کی حفاظت کے لیے ساتھ بیٹھے تھے ——— مرزا بشیر الدین قادیانی نے پہلے خطبہ پڑھا، پھر قرآن مجید کی چند آیات تلاوت کیں، شاہ جیؒ کھڑے ہو گئے، اور فرمایا "بشیر الدین قرآن مجید صحیح پڑھو"، مرزا بشیر الدین پہلے خاموش ہو گیا ——— پھر پڑھنا شروع کر دیا۔

آپ نے پھر فرمایا کہ بشیر الدین میں کہتا ہوں۔ قرآن مجید صحیح پڑھو ورنہ چپ ہو جاؤ۔ مرزا نے اشارہ کیا، بیٹھ جاؤ۔ تب شاہ جیؒ اپنی بات دہرا رہے تھے چاروں طرف سے شور اُٹھا بیٹھ جاؤ، بیٹھ جاؤ، مگر آپ کھڑے للکارتے رہے۔

تب شاہ جیؒ کی اس مختصر پارٹی کے سوا، باقی سارا ہال مرزائیوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ لوگ شاہ جیؒ کی طرف بڑھے، مگر آپ کی حفاظت کے لیے آئے ہوئے ساتھی، ان کے لیے کافی تھے۔ جو بھی آگے بڑھتا یہ لوگ انہیں اُٹھا کر دوسروں پر پھینک دیتے۔ اس طرح پورے ہال میں ہنگامہ برپا ہو گیا۔

شاہ جیؒ نے اسی حصار کے اندر آہستہ آہستہ اسٹیج کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ جب شاہ جیؒ اسٹیج کے قریب پہنچ گئے۔ تو مرزا بشیر الدین محمود وہاں سے فرار ہو گیا اور ملحقہ کمرے میں جا کر پناہ لی۔ شاہ جیؒ اور اُن کے ساتھیوں نے کرسیاں اُٹھا اُٹھا کر ان لوگوں پر مارنا شروع کر دیں، بھگدڑ مچ گئی، تھوڑی دیر کے بعد آپ قریبی دروازے سے باہر نکل آئے، باہر ایک عظیم مجمع جمع تھا۔ آپ ایک تانگے پر کھڑے ہو گئے اور تقریر شروع کر دی۔

تھوڑی دیر کے بعد پولیس آئی اور مرزائیوں کو اپنی حفاظت میں باہر نکالا، اور مرزا بشیر الدین کو اپنی حفاظت میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچایا۔

حمد باری

جناب یوسف نرملی

جب سے ہونٹوں پہ یارب ترا نام ہے
تیرے بیمار کو کافی آرام ہے
تو نے بخشا ہمیں نورِ اسلام ہے
ہم پہ تیرا حقیقی یہ انعام ہے
جس کو تیری غلامی سے انکار ہے
بادشاہت میں رہ کر بھی ناکام ہے
روٹھتا ہے زمانہ اگر روٹھ جائے
راضی کرنا تجھے بس مرا کام ہے
آسمانوں کی دنیا میں ہے محترم
تری خاطر جو دنیا میں بدنام ہے
اپنے منکر کو بھی رزق دیتا ہے تو
تیری رحمت تو ہر ایک پر عام ہے
ہاں قدم کا اٹھانا مرا کام تھا
پار بیڑا لگانا تیرا کام ہے
جس کو سجدے کی حالت میں موت آ گئی
اور اس سے حسیں کس کا انجام ہے
اور کیا چاہیے یوسفِ خستہ کو
وقتِ آخر لبوں پہ ترا نام ہے

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

ضبط وترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

بکری کا چڑھاوا

سائل:۔ طفیل احمد میمن ڈڈو

س:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ ایک بکری کسی زندہ یا وفات شدہ کے نام کر دیں اور پھر اس کو ذبح کریں تو اس کا کھانا جائز ہے!۔ یا ایسا کہے کہ میرا یہ فلاں کام ہو گیا تو میں یہ بکری اس ولی اللہ کے نام پر ذبح کروں گا۔

ج:۔ بکری کسی بزرگ کے نام کر دینے سے اگر یہ مراد ہے کہ اس صدقہ کا ثواب اس بزرگ کو پہنچے تو ٹھیک ہے۔ اور اگر اس بزرگ کے نام چڑھاوا مقصود ہے تو یہ شرک ہے اور وہ بکری حرام ہے الا یہ کہ نذر ماننے والا اپنے فعل سے توبہ کرکے اپنی نذر سے باز آجائے۔

تین طلاق کا مسئلہ

سائل:۔ محمد سجاد وہاڑی

ایک آدمی نے اپنی عورت کو طلاق دیدی تھی جو کہ تحریری تھی اور یہ طلاق اس نے اپنی حاضر دماغی کے ساتھ دی یعنی بقائم ہوش و حواس طلاق دی گئی۔ اس آدمی نے تین عدد طلاقیں لکھیں اور یہ ایک ہی مرتبہ تینوں لکھی گئیں اور ڈاکخانہ والوں کے سپرد کر دیں کہ پہنچا دیں۔ مگر ان تینوں میں سے صرف ایک طلاق ہی عورت کو موصول ہوئی۔ اور بقایا دو عدد طلاقوں کو اس آدمی کے بڑے بھائی نے ان کو دفتر سے نکلوا لیا اور پہنچنے نہیں دیں۔ یعنی ایک طلاق موصول ہوئی۔ اس آدمی نے تو تینوں ہی لکھ دی تھیں۔

اس آدمی کے بڑے بھائی نے کسی بڑے مولوی سے یہ فتویٰ لے لیا کہ طلاق بقائم ہوش و حواس نہیں لکھی گئی اس لیے طلاق نہیں ہوئی۔ مگر وہ آدمی بعد میں بھی کہتا رہا کہ میں نے طلاق دیدی ہے۔ اب ایک سال کے بعد دونوں میاں بیوی دوبارہ رضامند ہو گئے ہیں اور پہلے کی طرح زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ ہمیں مہربانی فرما کر یہ بتا دیں کہ اس آدمی کا رجوع کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

ج:۔ جب اس نے ہوش و حواس کیساتھ تین طلاقیں دیں تو تینوں ہی ہو گئیں۔ اور اب وہ حلالہ شرعی کے بغیر ایک دوسرے کے لیے حلال نہیں۔ اس کے بعد ان دونوں کا میاں بیوی کی حیثیت سے رہنا بدکاری کے زمرہ میں آتا ہے۔

کمیٹی کا مسئلہ

سائل:۔ مولانا محمد اکرم ٹانک

س:۔ آج کل رواج ہے کہ بارہ یا چودہ آدمی آپس میں رقم ایک کے پاس جمع کرتے ہیں فی آدمی ساٹھ روپے۔ اور ماہ کی آخری تاریخ میں اس پر قرعہ ڈالتے ہیں۔ جس کو آج کل کی اصطلاح میں کمیٹی بولتے ہیں۔ ہمارے شہر کے علماء کہتے ہیں کہ یہ سود ہے۔ مگر اچھے خاصے لوگ اس میں مبتلا ہیں اور کوئی پرواہ بھی نہیں کرتے کہ یہ تو ایک دوسرے کے ساتھ احسان ہے۔ سود کیسے بنتی ہے! تو مہربانی فرما کر شریعت مطہرہ کی رو سے بیان فرمائیں۔ اور پرچہ ختم نبوت میں سوال و جواب کی شکل میں شائع فرمائیں تاکہ عام مسلمانوں کو معلوم ہو اور وہ بربادی سے بچ سکیں

ج:۔ کمیٹی کے نام سے بہت سی شکلیں رائج ہیں، بعض تو صریح سود اور جوئے کے حکم میں آتی ہیں، وہ تو قطعاً جائز نہیں اور جو صورت سوال میں ذکر کی گئی ہے اس کے جواز میں اہل علم کا اختلاف ہے، بعض ناجائز کہتے ہیں اور بعض جائز۔ اس لیے خود تو پرہیز کیا جائے لیکن دوسروں پر زیادہ شدت بھی نہ کی جائے

مسبوق کا مسئلہ

سائل عبدالغنی

س:۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کب اسلام لائے اور کس موقعہ پر ایمان لائے تھے؟ تفصیل سے تحریر کریں

ج:۔ مشہور تو یہ ہے کہ حضرت معاویہؓ فتح مکہ کے دن اسلام لائے، لیکن "الاصابۃ" میں واقدی سے نقل کیا ہے کہ آپؓ صلح حدیبیہ کے بعد اسلام لائے تھے لیکن اپنے اسلام کا اظہار فتح مکہ کے موقع

س:۔ جب مقتدی تیسری رکعت میں جماعت کے ساتھ ملا تو چوتھی رکعت میں امام سلام پھیرنے کو بیٹھے تو مقتدی یوم یقوم الحساب تک پڑھے! یا عبدہ و رسولہ تک پڑھے۔

ج:۔ جس کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں وہ امام کے آخری قعدہ میں صرف التحیات پڑھے عبدہ و رسولہ تک۔ درود شریف اور دعا اپنی رکعتیں پوری کرکے جب آخری التحیات بیٹھے گا اس وقت پڑھے۔

بقیہ:۔ مولانا آزاد

کیا تمہیں یاد نہیں کہ تمہارا وجود ایک اجالا تھا۔ یہ پانی کی سیل کیا ہے کہ تم نے بھیگ جانے کے ڈر سے اپنے پائنچے چڑھا لیے ہیں۔ وہ تمہارے ہی اسلاف تھے جو سمندروں میں اتر گئے تھے پہاڑوں کی چھاتیوں کو روند ڈالا۔ بجلیاں آئیں تو ان پر مسکرا دیئے۔ بادل گرجے تو قہقہوں سے جواب دیا۔ صرصر اٹھی تو اس کا رخ پھیر دیا۔ آندھیاں آئیں تو ان سے کہا کہ یہ تمہارا راستہ نہیں ہے یہ ایمان کی جانکنی ہے کہ شہنشاہوں کے گریبانوں سے کھیلنے والے آج خود اپنے گریبانوں سے کھیلنے لگے۔

مولانا آزاد کی کتاب کے غیر مطبوعہ ۳۰ صفحات

ان صفحات میں کون سا راز پوشیدہ ہے؟

سراج مرزا

یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں کہ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مولانا ابوالکلام آزاد اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ قیام پاکستان کے مخالف تھے لیکن جب پاکستان بن گیا تو مولانا مدنی اور مولانا آزاد باوجودیکہ بھارت میں ہی رہے لیکن پاکستان کی ترقی و استحکام کے لیے دعاگو رہے۔ مولانا مدنیؒ نے فرمایا کہ مسجد جب تک نہ بنے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب بن جائے تو اختلاف نہیں کیا جا سکتا۔ مولانا آزادؒ نے بھی یہی فرمایا کہ پاکستان ہر حال میں قائم رہنا چاہیے۔ امیر شریعتؒ نے تو اپنی تمام تر خدمات ہی پاکستان کے استحکام کیلئے وقف کر دی تھیں۔ مولانا آزاد کی جس کتاب کا ذیل میں تذکرہ کیا جا رہا ہے اس کے ۳۰ صفحات ابھی تک محفوظ ہیں جو عنقریب شائع ہو جائیں گے ان صفحات کے متعلق عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ان میں پاکستان کے بارے میں اظہار خیال کیا گیا ہے ذیل کا مضمون بمبئی انڈیا سے شائع ہونے والے ایک رسالے اخبار عالم میں شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ان ۳۰ صفحات میں بھارت میں مسلمانوں کے مستقبل کے بارے میں اظہار خیال کیا گیا ہے۔ بھارت میں مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک وہاں کی بنیا شاہی کر رہی ہے اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ شاید مولانا نے اسی مسئلے پر اظہار خیال کیا ہے۔ ہم اسی نقطہ نگاہ سے اس مضمون کو شائع کر رہے ہیں۔

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد نے کسی مغربی شاعر کے قول کو کسی جگہ یوں نقل کیا ہے "اگر تم ایک انسان کو اس کے تمام اوصاف و خصائل کی اصلی صورت میں دیکھنا چاہتے ہو تو انتظار کرو اس وقت تک انتظار کرو جب موت کا دروازہ اس پر کھل جائے۔ اس وقت وہ سارے بناوٹی پردے ہٹ جائیں گے جو انسان اپنی حقیقی صورت پر پردہ ڈال لیتا ہے۔ اس کی روح موت کی دستک سنتے ہی سارے نقاب پھاڑ دیتی ہے اور بے نقاب ہو کر دنیا کے سامنے آتی ہے۔" یہ حقیقت ہے کہ انسان جب تک زندہ ہے اس کی زندگی و چہرے پر کئی نقاب پڑے رہتے ہیں۔ لیکن موت کی دستک پاتے ہی تمام نقاب اتر جاتے ہیں۔ مولانا آزاد بھی انسان تھے ان کی موت کے بعد ان کی زندگی سورج کی روشنی کی طرح عیاں آج ہمارے سامنے ہے اور ان میں اور عام ہندوستانیوں کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں۔ کسی نے ان کی علمی بصیرت، قابلیت، صلاحیت کا اعتراف ان لفظوں میں بالکل صحیح کیا ہے کہ ..... "یونان کا سقراط، حران کا ابن تیمیہ، مصر کا عبدہ اور افغانستان کا جمال الدین ہندوستان میں مولانا آزاد کی صورت میں نمودار ہوا تھا"۔ مولانا آزاد کی ادبی و سیاسی زندگی کا آغاز الصدق سے ہوتا ہے اور قریب چھیالیس سالوں کے بعد غبار خاطر پر آکر ختم ہوتا ہے۔ یوں تو مولانا آزاد کی آخری کتاب INDIA WINS FREEDOM ازبائیت تحریک آزادی ہے لیکن دراصل یہ کوئی ادبی و سیاسی کتاب نہیں بلکہ مولانا آزاد نے اپنی سیاسی یادداشت اور خالص حادثات کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے جو ان کی موت کے بعد شائع ہوا۔ کچھ لکھ دیا جو آج تک ہماری آنکھوں سے اوجھل تھا۔ مولانا لکھتے ہیں کہ جب دہلی میں مسلمانوں کا قتل عام شروع ہوا، مہاتما گاندھی نے سردار پٹیل کو بلوایا اور کہا کہ دہلی میں مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کیوں کاٹا جا رہا ہے! اس زمانہ میں سردار پٹیل آزاد ہندوستان کے وزیر داخلہ تھے۔ اس پر سردار پٹیل برہم ہو اٹھے اور انہوں نے کہا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے مسلمانوں کا خون کہیں نہیں ہو رہا ہے۔ اس پر گاندھی نے سردار پٹیل سے کہا کہ میں پیکنگ سے نہیں بلکہ دہلی سے بول رہا ہوں۔ پٹیل نے گاندھی جی کو کہا کہ آپ ہندوؤں کے دشمن ہیں۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ پنڈت نہرو سے کیسی کیسی سیاسی غلطیاں سرزد ہوئیں۔ اس کتاب میں مولانا نے سرسری طور پر ماؤنٹ بیٹن اور پنڈت نہرو کے رشتے کی طرف ہلکا سا اشارہ کیا ہے جو بعد میں بہت حد تک صحیح ثابت ہوا۔ اور بعد میں پنڈت نہرو اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن کے عشق کے متعلق بہت کچھ لکھا گیا۔ مولانا آزاد کی کتاب میں آج بھی بہت سے ایسے نقوش ملتے ہیں اس کتاب کا دیباچہ پروفیسر ہمایوں کبیر نے لکھا ہے۔ اس کتاب پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، موافقت و مخالفت دونوں میں، لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ مولانا نے اس کتاب میں وہ سب کچھ لکھ دیا ہے جسے انہوں نے محسوس کیا یا دیکھا اور پرکھا۔ ظاہر ہے کہ مولانا یہ کتاب اپنی زندگی میں شائع کرنا چاہتے تھے لیکن موت کے ہاتھوں نے مولانا آزاد کو ہم سے قبل از وقت چھین لیا اور وہ تمام پردے جو مولانا آزاد اور عام ہندوستانیوں کے درمیان

حائل تھے منتشر ہو گئے۔ کیونکہ مولانا نے اس کتاب میں وہ سب بیان کیا ہے جس سے مستقبل کا مؤرخ بہت کچھ رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ اس کتاب کی آج تاریخی نہیں تو کم از کم نیم تاریخی اہمیت ضرور ہے۔ اس کتاب کے تیس۳۰ صفحات ابھی بھی کلکتہ کی نیشنل لائبریری میں رکھے ہوئے ہیں اور مولانا کی وصیت کے مطابق اب سے ایک سال بعد حکومت ہند شائع کرے گی۔ مولانا کی یہ وصیت تھی کہ یہ تیس۳۰ صفحات ان کی موت کے تیس سال بعد شائع کیے جائیں۔ آنے والا وقت ہی یہ ثابت کر پائے گا کہ اس کتاب میں مولانا نے کیا لکھا ہے اور کن مسئلوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ لیکن چند لوگوں کا خیال ہے کہ اس کتاب میں مولانا نے ہندوستانی مسلمانوں کا مستقبل لکھا ہے۔ جہاں تک مولانا کی زندگی کا سوال ہے ان کی زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب تھی جسے کوئی بھی پڑھ سکتا ہے اور اس کتاب کا پہلا اور آخر صفحہ ہمیشہ موجود رہا۔ مولانا آزاد نے ملک کی آزادی، ہندو مسلم اتحاد پر ہمیشہ زور دیا۔ انہوں نے ملک کی آزادی کے خاطر بڑی سے بڑی قربانیاں دیں جیلوں کی سلاخوں کے اندر قریب ۸ سال تک بند رہے۔ لیکن برٹش امپیریلزم کے سامنے کبھی سرنگوں نہ ہوئے اور ہمیشہ انگریزی سرکار کی ریشہ دوانیوں کا پردہ چاک کرتے رہے

انہوں نے ہندوستانی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "اگر آزادی کا فرشتہ قطب مینار پر کھڑے ہو کر یہ اعلان کرے کہ ہندوستان کو ۲۴ گھنٹے کے اندر آزادی مل سکتی ہے بشرطیکہ وہ ہندو مسلم اتحاد سے دستبردار ہو جائے تو میں کہوں گا کہ مجھے کوئی ایسی آزادی نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ہندوستان کو اگر آزادی ملنے میں تاخیر ہوئی تو یہ نقصان ہندوستان کا ہوگا لیکن اگر ہندوستان سے ہندو مسلم اتحاد جاتا رہا تو یہ نقصان عالم انسانیت کا ہوگا"۔ مولانا آزاد نے جب یہ دیکھا کہ ہندو اور مسلمانوں کے اتحاد کا شیرازہ بکھر رہا ہے اور وہ بے چین ہو اٹھے اور اپنی قوم کو ان لفظوں میں خطاب کیا "آہ کاش مجھے وہ صور قیامت ملتا جس کو لے کر میں پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر چڑھ جاتا۔ اس کی ایک صدائے رعد آسا سے غفلت شکن سے سرگشتگان خواب ذلت و رسوائی کو بیدار کرتا، اور چیخ چیخ کر پکارتا کہ اٹھو کیونکہ بہت سو چکے اور بیدار ہو کیونکہ اب تمہارا خدا تمہیں بیدار کرنا چاہتا ہے۔ پر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ دنیا کو دیکھتے ہو پر اس کی نہیں سنتے جو تمہیں موت کی جگہ حیات، زوال کی جگہ عزت اور ذلت کی جگہ عزت بخشنا چاہتا ہے" لیکن جو ہونے والا تھا ہو کے مسلمانوں کی غلط لیڈرشپ نہ روک سکی۔ اس ملک میں انگریزوں کی بساط الٹ دی گئی۔ ملک آزاد ہوا۔

وہ لوگ جنہیں پاکستان جانا تھا ہندوستان کے ساڑھے چار کروڑ مسلمانوں کو داغ جدائی دے کر چلے گئے۔ سارے ملک میں مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا بازار گرم ہو گیا۔ اس سنگین دور میں بھی وہ مرد مجاہد خاموش نہ بیٹھا بلکہ دہلی کی جامع مسجد پر کھڑے ہو کر قوم کو پکارا آزادی "میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ تم حاکمانہ اقتدار کے مدرسے سے وفاداری کا سرٹیفکیٹ حاصل کرو۔ اور کاسہ لیسی کی وہی زندگی اختیار کرو جو غیر ملکی حاکموں کے عہد میں تمہارا شعار رہا ہے۔ میں کہتا ہوں جو نقش و نگار تمہیں اس ہندوستان میں ماضی کی یادگار کے طور پر نظر آ رہے ہیں وہ تمہارا ہی قافلہ لایا تھا انہیں بھلاؤ نہیں۔ انہیں چھوڑو نہیں، ان کے وارث بن کر رہو، اور تم سمجھو کہ اگر تم بھاگنے کو تیار نہیں تو پھر تمہیں کوئی طاقت بھگا نہیں سکتی۔ آج تم زلزلوں سے ڈرتے ہو، کبھی تم خود اک زلزلہ تھے۔ آج اندھیروں سے کانپتے ہو

باقی ص۵۰ پر

جھوٹی قسم اٹھانے اور قسم توڑنے کا انجام، دو خبریں

سلہٹ (نمائندہ خصوصی) گذشتہ دنوں یہاں ایک رکشہ چلانے والے مزدور انعام الحق نے قرآن کریم ہاتھ میں لیکر یہ حلف اٹھایا کہ اگر میں آئندہ کبھی سینما دیکھوں تو میری زبان یا آنکھ بند ہو جائے۔ اس کے بعد اس کے ہم عمر دوست اسے سینما دکھانے کیلئے لے گئے۔ جوں ہی وہ سینما دیکھنے کیلئے بیٹھا تو اس کی زبان بند ہو گئی جو آج تک بند ہے۔ اس عبرتناک سزا کو دیکھ کر یہاں کے ملحدین اور منافقین پر رعب چھایا ہوا ہے۔ خبر کے ساتھ اس کی تصویر اور اقرارنامہ بھی موصول ہوا جو بنگلہ زبان میں ہے۔

محمد نظام الدین استاذ الحدیث جامعہ مدینہ سلہٹ

کروڑ لعل عیسن، نواحی بستی سرائی کے ایک نوجوان عاشق حسین نے لین دین کے ایک تنازعے پر پنچایت میں قرآن مجید پر جھوٹا حلف اٹھایا جس سے اگلے روز وہ سو کر اٹھا تو اندھا ہو چکا تھا۔ اس نے چیخ کر کہا کہ اسے جھوٹا حلف اٹھانے کی سزا ملی ہے۔ عاشق حسین کو فوری طور پر فریق مخالف کے پاس لے جایا گیا، جس نے اسے معاف بھی کر دیا لیکن اس کے باوجود اس کے سارے جسم پر آبلے پڑ گئے۔ بعد ازاں دم درود کے لیے اسے ایک بزرگ کے پاس لے جایا گیا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا اور حلف اٹھانے کے چوبیس۲۴ گھنٹے بعد اس نے دم توڑ دیا۔

(مرسلہ: حافظ خلیل احمد، کروڑ)

بقیہ: مولانا کرار وی

علامہ کرار وی نے کہا کہ علامہ ظہیر ملک عہد کی جید شخصیت اور اہلحدیث طبقہ کی پہچان بن چکے تھے اس لئے انہیں ہلاک کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کمیشن میں جسٹس ریٹائرڈ دراب پٹیل کی تقریر افسوسناک اور ۱۹۷۳ء کے آئین کی صریح خلاف ورزی ہے انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص بھی اٹھ کر دوسروں کے حقوق اور مذہبی ورثہ پر اقتدار پر ڈاکہ ڈالے اور جب اس کی چوری اور ڈاکہ کی مزاحمت کی جائے تو اس کا بلا وجہ تحفظ کر کے اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہر شخص کو دینی مذہبی آزادی حاصل ہے مگر اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ کسی بھی مذہب و دین کے مسلمہ قواعد اصول اور عقائد کا مذاق اڑاتے ہوئے اس کے پیشواؤں کے مقابلہ پر کوئی راہنما کھڑا کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے مستند اور متفقہ قوانین کے تحت قادیانیوں سمیت تمام مرتدین کے لئے اسلامی سزا مقرر کی جائے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے

باطل کا تعاقب

لندن کے ایک قادیانی ایم ایس اشرف کے خط کا جواب

تحریر: محمد حنیف ندیم

اعتراض

دیکھیں قرآن کیا کہتا ہے اور علماء اس کے برخلاف کیا کہتے ہیں سورۃ نساء میں ومن یطع اللّٰہ فرمایا جو اللہ اور اس کے اس رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرے گا تو یہ لوگ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جو نبی، صدیق، شہید اور صالحین ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو منعم علیہ گروہ میں داخل ہیں، کہتے ہیں صدیق شہید اور صالحین تو اُمت میں ہو سکتے ہیں مگر نبی نہیں ہو سکتا گویا یہ لفظ قرآن میں غلط داخل ہو گیا ہے کیا کوئی مسلمان ہے جو یہ کہے کہ صدیق، شہید اور صالح بھی اس اُمت میں کوئی نہیں ہو سکتا، مگر وہی لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ نبی نہیں ہو سکتا جو یہ کہتے ہیں کہ اگر نبوت انعام ہے تو چودہ سو سال میں ایک ہی نبی بنا، پیر طریقت اولیا، اس کے مستحق نہیں تھے؟ دیکھو خدا نے اس سوال کا جواب بھی پہلے ہی دے دیا ہوا ہے۔ اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ آپ اس سوال کا جواب دیں مسیح نے آنا ہے یا نہیں اور کیا وہ نبی ہوگا یا نہیں؟ پتہ لگ جائیگا، خدا اور رسول کو کون جھوٹا ہے؟

جواب:-

یہ آپ کی انتہائی دیدہ دلیری ہے کہ اولاً آپ نے آیت کریمہ مکمل طور پر تحریر کرنے کی بجائے آیت کا شروع کا لفظ تحریر کر دیا ثانیاً آیت کا جو مفہوم بیان کیا ہے وہ سراسر معنوی تحریف ہے۔ پوری آیت کریمہ یہ ہے۔

ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصلحین وحسن اولٰئک رفیقا

جس کا شان نزول یہ ہے:-

حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کو قیامت کے دن ہم نہیں دیکھ سکیں گے کیونکہ آپ جنت کے بلند ترین درجوں میں ہوں گے۔ اس پر یہ آیت کریمہ اُتری اور آپ نے فرمایا کہ تمہیں جنت میں میری معیت ملے گی اس آیت کریمہ میں درجہ نبوت، صدیقیت وغیرہ ملنے کا کوئی ذکر نہیں بلکہ اس سے رفاقت اور معیت مراد ہے جو شخص اطاعت خدا و رسول میں جس کا درجہ کا ہوگا اسے اسی درجہ کی معیت اور رفاقت میسر آئے گی چنانچہ آیت کریمہ کا آخری جملہ وحسن اولٰئک رفیقاً (اور یہ اچھی رفاقت اور معیت ہے) اس کی دلیل ہے کہ اس سے رفاقت اور معیت مراد ہے۔

۲۔ نبی کی جمع "النبیین" ہے یہ بات کسی تیسری جماعت کے بچے سے بھی پوچھی جا سکتی ہے کہ جمع کا اطلاق تین سے زیادہ یا کم از کم تین پر ہوتا ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت سے پہلے بقول آپ کے کوئی نبی نہیں اور نہ اب نبی ہو سکتا ہے کیونکہ بقول آپ حضرات کے اب نبوت نہیں "خلافت" ہے۔ آپ لوگ دلائل تو اجرائے نبوت کے دیتے ہیں کہ نبوت جاری ہے لیکن پیش صرف ایک کرتے ہیں۔ بات واضح ہے کہ اگر اس آیت سے سلسلۂ نبوت جاری ہے۔ تو النبیین جو جمع ہے اس کے مطابق کم سے کم تین نبی تو پیش کرو۔ اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے اور یقیناً نہیں کر سکتے تو پھر یہ لازم آئے گا کہ معاذ اللہ خدا نے جھوٹ بولا اور قرآن کریم نے غلط بیانی کی کہ وعدہ تو جمع کا کیا اور ابھی صرف ایک اور وہ بھی حقیقی نبی نہیں بلکہ ظلی، بروزی، یا تابع نبی؟

۳۔ ظلی بروزی یا تابع نبوت کے مقابلے میں حقیقی نبوت یا صاحب شریعت نبوت بہت بڑا انعام ہے جبکہ النبیین میں حقیقی یا غیر حقیقی، ظلی، بروزی اور صاحب شریعت نبوت کی کوئی قید نہیں اس میں نبوت کی تمام قسمیں داخل ہیں تو بتایئے! اُمت محمدیہ حقیقی نبوت کے بہت بڑے انعام سے محروم کیوں ہے؟

۴۔ بہاء اللہ ایرانی اور ذکری ٹولے کے پیشوا ملا محمد اٹکی نے صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ تو پھر آپ لوگوں کو چاہیے کہ مرزا قادیانی پر لعنت بھیجیں اور بہاء اللہ ایرانی یا ملا محمد اٹکی کو قبول کر لیں کہ ان کا دعویٰ مرزا کی طرح ناقص نہیں کامل تھا۔

۵۔ جیسا کہ واضح کیا جا چکا ہے کہ آیت مذکورہ میں درجے ملنے کا کوئی ذکر نہیں لیکن قرآن کریم میں جہاں درجے ملنے کا ذکر ہے وہاں نبوت غائب ہے ثبوت کے لیے یا آپ کی آنکھیں کھولنے کے لیے صرف دو آیات کریمہ پیش کی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

والذین اٰمنوا باللّٰہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم

(سورۃ الحدید)

ترجمہ:- جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہ خدا کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:-

والذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت لندخلنھم فی الصلحین۔ (سورۃ عنکبوت)

ترجمہ:- جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے وہ صالحین میں داخل کیے جائیں گے۔

بات واضح ہو گئی کہ آپ لوگ اپنے کردار اور عمل سے قرآن کریم کو جھٹلا رہے ہیں۔

جہاں تک آیت کریمہ اللّٰہ اعلم حیث

بحیثیت رسالتہ کا تعلق ہے تو اس میں حکایت ماضی بیان کی گئی ہے۔ جس پر قرینہ اوفی رسل اللہ ہے۔ یہاں یہ بتلانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی رسول بناتا ہے معبودانِ باطل نہیں ـــــــ اس آیت سے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کا جھوٹا ہونا عیاں ہوتا ہے کیونکہ مرزا قادیانی کو خدا نے نبی نہیں بنایا، انگریز نے نبی بنایا ہے۔ بھلا جو خدا اپنے پیارے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ اعلان کرتا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور آپ کے مرزا قادیانی نے خود بھی یہ معنیٰ کیے ہیں کہ

"کیا تم نہیں جانتے کہ خدائے رحیم وکریم نے ہمارے نبی صلعم کو بغیر کسی استثنا کے خاتم الانبیاء قرار دیا ہے۔ اور ہمارے نبی صلعم نے خاتم النبیین کی تفسیر لانبی بعدی کے ساتھ فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔"

(حمامۃ البشریٰ ص۳۴ اردو ترجمہ)

تو اس کے بعد کسی جھوٹے، انگریز کے فرستادہ اور خود کاشتہ پودے کو نبوت کے منصب پر بٹھانا جہالت حماقت اور قرآن پاک کی تکذیب نہیں تو اور کیا ہے؟

رہی یہ بات کہ مسیح نے آنا ہے یا نہیں اور یہ کہ کیا وہ نبی ہوگا یا نہیں" اگرچہ اس کا جواب پچھلے صفحات میں دیا جا چکا ہے۔ تاہم اس سلسلہ میں اتنا بتا دینا ضروری ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم پہلے کے نبی ہیں اور آپ غلام احمد چراغ بی بی کے پیٹ سے نکلنے والے ایک نئے شخص کو نبی بنا رہے ہیں، کہاں ایک پرانے نبی کی آمد اور کہاں ایک انگریز کے خود کاشتہ پودے کو نبی بنانا ان دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

اعتراض:

اس کے بعد آپ نے تین آیتیں لکھی ہیں جن سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ان میں (بہت سے) رسولوں کی آمد کا ذکر ہے۔

جواب:-

ان آیتوں میں سے پہلی آیت سورۃ اعراف کی ہے لیکن یہ آپ کی ڈھٹائی اور بے شرمی ہے کہ اس سے مرزا قادیانی جیسے ملعون انسان کی "نبوت" ثابت کی جارہی ہے حالانکہ سورۃ اعراف میں جہاں سے یہ آیت لی گئی ہے اس سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق اور بعد ازاں اولادِ آدم کے ذکر میں یہ فرمایا گیا ہے یٰبنی آدم اما یأتینکم رسل منکم (الخ)

کہ اے اولادِ آدم! اگر آئیں تمہارے پاس تم ہی سے میری طرف سے بہت سے رسول اور میری آیات تم پر پڑھیں وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ اس آیت کے چند رکوع بعد سلسلہ وار رسولوں کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً ولقد ارسلنا نوحاً الیٰ قومہ ـــــ والیٰ عاد اخاھم ھوداً ـــــ والیٰ ثمود اخاھم صالحاً ـــــ والیٰ مدین اخاھم شعیباً ـــــ غرض ان رسولوں کے بعد کچھ دوسرے پیغمبروں کا ذکر فرمایا اور سب کے بعد اعلان فرمایا

قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔

ترجمہ۔ فرما دیجیے! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اے دنیا بھر کے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ ماضی کے واقعات بیان ہو رہے ہیں اور جب وہ واقعات بیان ہو گئے تو سب سے آخر میں حضورؐ کی زبان سے ختم نبوت کا اعلان فرمایا

۲- آپ کی پیش کردہ آیت میں یٰبنی آدم سے خطاب ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آیت کے ذریعے اپنی ختم نبوت کا اعلان فرمایا اس میں یاایھا الناس سے خطاب ہے پس معلوم ہوا کہ اس سے شروع کی اولادِ آدم مخاطب ہے اور اس وقت سلسلۂ نبوت جاری تھا اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوۃ کا اعلان کرنا ہوا تو یاایھا الناس سے خطاب کیا گیا۔

۳- اگر اس میں دوامی طور پر رسولوں کی آمد کا ذکر ہے تو قرآن کریم کی ایک اور آیت فاما یأتینکم منی ھدی سے دوامی طور پر قرآن بھی آنے والے رسولوں پر نازل ہونا چاہیے۔ کیونکہ قرآن کریم کو ھدی و رحمۃ کہا گیا ہے ـــــ اور یہ بات مسلمہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور قرآن کریم آخری شریعت اور آخری کتاب ہے۔

۴- اس آیت اور دوسری آیت کریمہ اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس میں "رسل" جمع کا صیغہ ہے جو ایک سے زیادہ رسولوں کا متقاضی ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی واحد ہے۔

۵- یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لیے پیش کی گئی ہے اور آپ اس سے مرزا قادیانی کی صداقت ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر کفارِ مکہ اعتراض کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا رسول بھیجنا میرا کام ہے تم جن کو پوجتے ہو وہ تو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے جیسا کہ اس سے پہلی آیت میں موجود ہے۔ اور بصیر سے بھی اسی خصوصیت کا اظہار ہوتا ہے کہ اے کفارِ مکہ تم جن کو پوجتے ہو وہ بے جان ہیں ان میں سننے اور دیکھنے کی کوئی صلاحیت نہیں جبکہ خدا سنتا بھی ہے اور دیکھتا بھی ہے۔

۵- اب یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ حضورؐ بھی تو واحد ہیں تو جناب اس میں تمام گذشتہ رسولوں کا بھی ذکر ہے، قرآن پاک میں دوسرے مقام پر اصطفیٰ کے لفظ کے ساتھ کچھ رسولوں کا نام بنام ذکر موجود ہے فرمایا۔

ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران علی العلمین۔

پس بات واضح ہو گئی کہ مذکورہ آیت کریمہ اللہ یصطفی سے سنت ماضیہ بیان کی گئی ہے۔

(جاری ہے)

خان لیاقت علی خان کا قتل قادیانی سازش تھی؟

تحریر: ابن فیض

برصغیر میں انگریزی حکومت نے اپنے اقتدار کو مستحکم کرنے کے لئے جہاں ظلم وستم کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کیا وہاں اس نے ملتِ اسلامیہ کی سالمیت کو مجروح کرنے کے لئے اور اس کے عقائدِ صحیحہ میں روڑا اٹکانے، فرقہ واریت کو جنم دینے اور مسلمان قوم کی اجتماعیت میں ناسور پیدا کرنے کے لئے "قادیانیت" کو بھی تخلیق کیا۔ انگریز نے اپنے مذموم اور ظالمانہ عزائم کی تکمیل کے لئے ایسے لوگوں کو تلاش کر لیا جنہوں نے انگریزی مفاد کی خاطر ہر وہ کام کرنا قبول کر لیا جو اس کے مفادات کے لئے مفید ہو سکتا تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی اور اس کے بعد علماء حق کے مسلسل جہاد نے انگریز کو چین سے حکومت نہ کرنے دی اور اسی جذبہ جہاد اور عقیدہ ختمِ نبوت کے خلاف قادیان کے مرزا غلام مرتضیٰ کا خاندان انگریز کے اس پروگرام کی تکمیل کے لئے تیار ہو گیا جو مسلمانوں کے ذہنوں میں انتشار پیدا کرنے اور عالمِ اسلام کے لئے خطرناک حالات پیدا کر سکتا تھا۔

قادیانیت کا مسئلہ کوئی معمولی مسئلہ نہ تھا یہ اپنے عزائم ومقاصد کے لحاظ سے عالمِ اسلام کے لئے ایک اہم مسئلہ بن چکا تھا اور آزادی سے قبل اور پھر اس کے حصول کے بعد۔ برصغیر پاک وہند کے جید علماء نے مذہبی آواز اٹھائی ـــــ پہلے پہل تو اس مسئلہ کو مخصوص طرزِ فکر سے چنداں اہم نہ سمجھا گیا مگر جس وقت "قادیانیت" کے سیاسی اور خطرناک عزائم کے کئی رخ سامنے آنے لگے تو شاعرِ مشرق مفکرِ پاکستان حضرت علامہ اقبالؒ نے نہایت تفصیل کے ساتھ اس مسئلہ پر قلم اٹھایا جس کا برصغیر کے ہر طبقہ فکر نے فوری اثر قبول کیا۔

آزادی کے بعد علماء ملت کے علاوہ سیاسی لیڈروں میں قادیانیت کے خلاف پہلی آواز سید حسین شہید سہروردی مرحوم نے اٹھائی اور ان کے مذموم عقائد اور مقاصد سے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین مرحوم کو ایک طویل خط کے ذریعے آگاہ کیا۔ ظفر اللہ خان، کی بحیثیت وزیر خارجہ پاکستان تقرری سے مذہبی حلقوں میں بالخصوص اور سیاسی گوشوں میں بالعموم بے چینی پائی جاتی تھی کیونکہ یہ حلقے اور گوشے قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور ناپاک عزائم سے پوری طرح آگاہ تھے۔ کیونکہ مرزا بشیر الدین محمود کا یہ بیان آنے والے خطرات کو سمجھنے کے لئے کافی تھا۔

"میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر جنگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے۔ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ

> **لیاقت علی خاں نے کہا:**
> مولانا آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا
> دعا کریں خدا مجھے اپنا فرض ادا
> کرنے کی توفیق دے۔

مجبوری سے پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔"

("الفضل" ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

مرزا بشیر الدین احمد کا مندرجہ بالا بیان آزادی سے چند ماہ قبل کا ہے لیکن آزادی کے بعد بھی وہ اسی نظریے کا یوں برملا اظہار کرتے ہیں۔

"ہم نے یہ بات پہلے بھی کئی بار کہی ہے اور اب بھی کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ تقسیم صورۃً غلط ہے۔"

("الفضل" ۱۳ اپریل ۱۹۴۸ء)

اس سے چند سال قبل جب امتِ مرزائیہ نے کانگریس یا مسلم لیگ میں شرکت کے سوال پر غور کیا تو مرزا بشیر الدین محمود نے یہ فیصلہ کیا کہ پہلے ان جماعتوں سے یہ پوچھا جائے

"کیا وہ احمدیوں کو اپنے سیاسی معاملات میں شریک کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

("الفضل ۹ نومبر ۱۹۳۷ء)

آزادی کے موقع پر جب ریڈکلف کمیشن (باؤنڈری کمیشن) تشکیل دیا گیا تو اس کے سامنے مرزائیوں نے اپنا الگ کیس پیش کیا اور "قادیان" کو "ویٹیکن سٹی" قرار دینے کا مطالبہ کیا اور قادیانیوں کی یہ الگ پوزیشن پاکستان کے مستقبل کیلئے کس قدر گراں قیمت اور خطرناک ثابت ہوئی اس سے برصغیر میں مسائل کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہوا جس سے ملتِ اسلامیہ آج تک نقصان اٹھا رہی ہے۔

"ایک موقع پر مرزا محمود اس بات کا اظہار کر چکے تھے کہ ان کے گروہ کو اللہ تعالیٰ نے اس غرض کے لئے دنیا میں کھڑا کیا ہے۔ کہ ہم بادشاہتوں کو الٹ دیں۔ حکومتوں کو بدل [illegible]۔ اور سلطنتوں میں انقلاب پیدا کریں۔"

(رپورٹ مجلس مشاو[illegible] ۳۷ صفحہ [illegible])

قیام پاکستان کے بعد بھی [illegible]نیوں کے سیاسی نظریات میں کوئی تبدیلی نہ آ[illegible] ظفر اللہ خان نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے پیش ہو کر اپنی جماعت کی وکالت کی تھی۔ جس سے مسلم لیگ کی نمائندہ حیثیت اور ضلع گورداسپور کے ضیاع کی وجہ سے بے حد نقصان پہنچا

اسی کے ساتھ ۱۷ مارچ ۱۹۴۸ء کو مرزا بشیر الدین محمود نے کراچی کی ایک پریس کانفرنس میں کہا

کراچی ۱۷ مارچ ... مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ کی حالیہ پریس کانفرنس کانفرنس کا حوالہ دیتے ہوئے۔ APP کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ حضرت امام

جماعت احمدیہ نے پناہ گزینوں کو آبائی گھروں میں بسانے کے مطالبہ کے بعد فرمایا۔ اگر حالات نے اجازت دی اور مشرقی پنجاب میں جانوں کی حفاظت اور سلامتی کا یقین دلا دیا گیا۔ تو ہم قادیان میں جو جماعت احمدیہ کا مقدس مرکز ہے۔ واپس چلے جائیں گے۔

الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۴۸ء

اس کے ساتھ ہی مرزا محمود نے اپنے قادیان میں مقیم آدمیوں کے متعلق کہا کہ ہم وہاں بیٹھے ہیں۔ اور ہر آٹھویں دسویں دن انڈین یونین کو یہ لکھ دیتے ہیں کہ ہم انڈین یونین کے وفادار باشندوں کی حیثیت سے قادیان میں واپس آجانا چاہتے ہیں۔

(الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۴۸ء صفحہ ۹ کالم ۴)

ربوہ کی آبادی کے سلسلہ میں مرزا محمود نے کہا۔

" میں نے روپیہ بیدردی سے خرچ کیا ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس کے بغیر لوگ کسی جگہ آباد نہیں ہو سکتے۔ اس کے بغیر کوئی قصبہ نہیں بن سکتا۔ بلکہ میں جانتا ہوں کہ کسی اسلامی سلطنت کے بغیر اسلام بھی مادی طور پر غالب نہیں آ سکتا۔ اس لئے بھلا کو دیکھنے کیلئے میں جرأت کی پرواہ نہیں کرتا

الفضل ۲۲ دسمبر ۱۹۴۹ء

مہاتما گاندھی کے انتقال پر پنڈت نہرو کو لکھا: " ہمارے مقدس مرکز (قادیان) سے ہمیں زبردستی نکالا گیا ہے۔ ہم آپ کے اور آپ کی حکومت کے خیر خواہ ہیں۔

پاکستان کے حساس صوبہ بلوچستان سے اپنے مذموم مقاصد کا یوں ذکر کیا۔

" بلوچستان میں تو صرف پانچ چھ لاکھ انسان بستے ہیں۔ اس میں بڑی مشکل سے صرف دو تین ہزار احمدی آباد ہیں۔ اگر ہم سارے صوبہ کو احمدی بنالیں۔ تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے۔ جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں۔ "

الفضل ۲ فروری ۱۹۴۸ء

حکومت پاکستان کے اہم اور بنیادی محکموں مثلاً فوج، پولیس، ایڈمنسٹریشن، اکاؤنٹس، سٹمز انجینئرنگ میں اپنے آدمی تعینات کرانے کا پروگرام وضع کیا گیا۔

روزنامہ الفضل ۳ نومبر ۱۹۵۱

ایک حکم نامہ کے ذریعہ مرزا محمود نے اپنی جماعت کے اراکین کو " ہر قسم کی قربانی اور محنت کے حامل اراکین منتخب کرنے کیلئے کہا۔ جو کسی قسم کی غفلت، سستی یا غداری کا ارتکاب نہیں کریں گے۔

الفضل ۲۳ دسمبر ۱۹۵۱ء

لیاقت علی خان قادیانیوں کو ایک سیاسی پارٹی قرار دے کر اسے خلاف قانون قرار دینا چاہتے تھے

ان مندرجہ بالا سیاسی عزائم کے ساتھ قادیانیوں کے " مذہبی عقائد " کا علماء حق مسلسل محاسبہ کر رہے تھے۔ لیکن سر ظفر اللہ خان بحیثیت وزیر خارجہ پاکستان سامراجی عزائم کی تکمیل کیلئے۔ ایسے اقدامات کر رہے تھے جو کسی طرح بھی مملکت اسلامیہ کے مفاد میں نہ تھے مثلاً۔

(۱) ان سامراجی حکومتوں سے خصوصی تعلقات استوار کیے گئے جو قادیانیوں کے مفادات کا تحفظ کر سکتی تھیں۔

(۲) پاکستان کو سیٹو اور سنٹو کا رکن بنایا گیا۔

(۳) بعض اسلامی ممالک سے دانستہ طور پر حالات بگاڑے گئے۔

(۴) سفارت خانوں میں قادیانیوں کو کافی تعداد میں متعین کیا گیا۔ اس سلسلے میں ممتاز صحافی جناب حمید نظامی مرحوم نے اداریٔ نوٹ میں حکومت کی توجہ اس طرف دلائی۔

یہ تمام بیانات، حالات، اور عزائم قادیانیوں کی بین السطور سیاست کی غمازی کر رہے تھے اس کے ساتھ قادیانیوں کی "فرقان بٹالین" اور حکومت کے مختلف محکموں میں ان کا بے پناہ اثر و رسوخ اور سر ظفر اللہ خان کا وزارت خارجہ پر مسلسل متمکن رہنا پاکستان کے محب وطن عناصر کے دلوں میں عجیب و غریب شبہات پیدا کر رہا تھا۔ اور یہ سب کچھ امر کی بھی غمازی کر رہا تھا۔ کہ قادیانی پاکستان کو قادیانی سٹیٹ بنانے کی راہ ہموار کر رہے تھے۔

یہ صورت حال جیسا عرض کر چکا ہوں۔ محب وطن طبقے کیلئے ازحد پریشان کن تھی۔ اس سلسلے میں ملک بھر میں مذہبی کانفرنسیں منعقد ہوئیں اور علماء حق نے امت مسلمہ کو قادیانیوں کے ان مذموم ارادوں سے خبردار کیا۔ اس کے ساتھ ہی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز عالم دین خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ نے مسلم لیگ کے برسر اقتدار اکابرین اور دیگر زعمائے ملت سے ملاقاتوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور انہوں نے وزراء سیاسی لیڈروں اور عدالت عالیہ کے بعض ججوں سے ملاقاتیں کر کے ان کو مرزائیت کی مذہبی اور سیاسی حیثیت اور ان کے خطرناک عزائم سے آگاہ کیا۔ ان میں بیشتر زعماء ملت کے علاوہ خواجہ ناظم الدین مرحوم۔ چوہدری محمد علی مرحوم۔ سردار عبدالرب نشتر مرحوم۔ سردار بہادر خان مرحوم، شیخ دین محمد

باقی صفحہ ۱۲ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

خراساں کی طرف سے اُٹھتے دیکھو تو چلے آؤ کیونکہ ان میں خلیفۃ اللہ مہدی ہوں گے " (رواہ احمد والبیہقی کمافی المشکوٰۃ)

نوٹ :۔ امام مہدی پہلے مدینہ، پھر مکہ اور پھر خراسان جائیں گے

ضربِ خاتم بر مرزائی شاتم

ظہورِ مہدی

مولانا غلام رسول فیروزی

مؤلف رسالہ "وفاتِ مسیح اور مشاہیرِ عالم" سے استفسارات

۱۔ آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول "متوفیک ممیتک" نقل کر کے ان کا تقدیم وتاخیر کا قائل ہونا کیوں چھپایا؟

۲۔ صفحہ ۱۰۱ پر محمد اکرم صابری قدس سرہٗ کا قول نقل کر کے اس کا اگلا جملہ " واین مقدمہ نہایت ضعیف است " کیوں کھا لیا؟

۳۔ صفحہ ۱۰۱ پر خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ کی "لو کان موسیٰ وعیسیٰ" کی تشریح یہ نقل کی ہے۔ "لو اور" کا پھر نقل کیا ہے۔ "لو ادرکنی موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام" مؤلف صاحب! یہاں سے تو بالبداہت ثابت ہو رہا ہے کہ عدم حیات سے مراد عدم ادراک زمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الارض ہے اور خواجہ محمد یار پارسا صاحب کھلے لفظوں میں اہل اسلام سے موافقت اور آپ سے معارضہ فرما رہے ہیں۔ پھر آپ نے کس منہ سے اس قول کو وفات مسیح کے لیے دلیل بنایا ہے؟

۴۔ صفحہ ۱۰۱ پر حضرت شاہ شمس تبریز قدس سرہٗ کا شعر آپ نے نقل کیا ہے۔

آنچہ از عیسیٰ و مریم فوت شد

گر مرا باور کنی آں ہم شد ہم

آپ نے ترجمہ کیا ہے " عیسیٰ و مریم فوت ہو گئے " حالانکہ ترجمہ یہ ہے کہ جو مقامات عیسیٰ و مریم سے فوت ہو گئے وہ میں نے پا لیے اور حاصل کر لیے۔ یہ بے ایمانی آپ نے کیوں کی؟ کیا اسی کا نام دجل نہیں؟

۵۔ میں نے جو اقوال علماء کے صفحہ ۴۳ پر لکھے ہیں کہ آپ نے بحر محیط بکسر، ابن جریر، داتا گنج بخش، ابن عربی کے اقوال نقل کر کے ترجمہ "القول بما لا یرضی به قائله" کا جرم نہیں کیا؟ مرزا کے ہم عصر اور بعد والے علماء کے بیلے بھی اور ان کے اقوال کے بارے میں بھی یہی سوال ہے۔

ظہورِ مہدی

خیال رہے کہ یہاں ہمارا اصل موضوع بحث صرف امام مہدی کا ظہور نہیں بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ آیا حضرت عیسیٰ ابن مریم اور امام مہدی ایک ہی ہستی کے دو نام ہیں یا یہ دو الگ الگ ہستیاں ہیں۔ مندرجہ ذیل احادیث میں انشاء اللہ واضح ہو جائے گا کہ عیسیٰ اور ہیں اور مہدی الگ شخصیت ہے۔

حدیث نمبر ۱ :۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ اور انہوں نے اپنے دادا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " یہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے۔ جس کے اول میں ہوں اور درمیان میں مہدی اور آخر پر عیسیٰ ہے " (مشکوٰۃ) ــــ اس حدیث کو سند کو سونے کی لڑی کہا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۲ :۔ مسلمانوں کا امام ایک مرد صالح ہو گا۔ صبح کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے گا کہ اچانک عیسیٰ علیہ السلام اُتر آئیں گے۔ وہ امام پیچھے ہٹے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام آگے آئیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ امام کی پیٹھ پر رکھیں گے اور کہیں گے اور آگے بڑھیے نماز پڑھیے، آپ کے لیے اقامت کی گئی ہے "۔

(ابن ماجہ وکذا فی مسلم والمشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۳ :۔ مہدی میری عترت سے ہو گا، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہو گا "

(ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۴ :۔ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک میرے اہل بیت کا ایک مرد عرب کا مالک نہ ہو جائے، اس کا نام میرے نام کے مطابق ہو گا "

(ترمذی، ابوداؤد)

حدیث نمبر ۵ :۔ جب تم سیاہ جھنڈے

سوال وجواب

سوال نمبر ۱ :۔

ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ لا مهدی الا عیسیٰ یعنی مہدی نہیں ہے مگر عیسیٰ، ثابت ہوا کہ مہدی اور عیسیٰ ایک ہی ہستی کے دو نام ہیں۔

جواب :۔ اس حدیث کا موضوع (من گھڑت) ہونا خاتمہ مجمع البحار، میزان الاعتدال اور حاشیہ ابن ماجہ (شاہ عبدالغنی) میں لکھا ہے امام جزری نے تصریح فرمائی ہے کہ اس حدیث کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

۲۔ یہ اس طرح ہی ہے جیسے کہا جاتا ہے۔ لا فتیٰ الا علی یعنی کوئی جوان نہیں مگر علی رضی اللہ عنہ، معنیٔ حدیث کے یہ ہوئے کہ لا مهدی کامل الا عیسیٰ یعنی کوئی کامل ہدایت یافتہ نہ ہو گا، مگر عیسیٰ اور یہ بات پوری حدیث پڑھنے سے اور ابھی واضح ہو جاتی ہے پوری حدیث یوں ہے۔ لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس ولا المهدی الا عیسیٰ بن مریم۔ ترجمہ قیامت شریر لوگوں پر قائم ہو گی اور عیسیٰ کے سوائے کوئی مہدی " ہدایت یافتہ " نہ ہو گا۔

حدیث کا پہلا جملہ جسے آپ ہضم کر گئے تھے بتا رہا ہے اور ربط اور موضوع کے لحاظ سے صاف ظاہر ہے کہ مہدی کا لفظ اپنے معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی مہدی سے مراد امام مہدی نہیں، بلکہ مراد یہ ہے ہدایت یافتہ۔

یہاں بھی مرزا طاہر سے گذارش ہے کہ اس حدیث کو مکمل نقل کرنے کی معقول وجہ پیش کر کے نجات حاصل کریں۔

۳۔ حصر وقصر کا قاعدہ یہ ہے کہ کبھی موصوف صفت میں محصور ہوتا ہے۔ جیسے وما محمد الا رسول

اور کبھی صفتِ موصوف میں محصور ہوتا ہے ۔ جیسے لا الٰہ الا اللہ مگر ذات کا حصر ذات میں نہیں ہوتا یہ صرف مرزائی صاحبان کی عقلمندی ہے کہ یہاں ذات کا حصر ذات میں کر دیا ہے ۔ لہٰذا اگر بالفرض اس حدیث کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو مہدی کا لغوی معنی مراد ہوگا اور معنی یہ ہوگا کہ " نہیں کوئی کامل ہدایت یافتہ مگر عیسیٰ علیہ السلام " مہدی یعنی ہدایت یافتہ لوگ بہت ہو گزرے ہیں اور ہوں گے ، خلفائے راشدین مہدیین کا مہدی ہونا بھی صریح حدیث میں موجود ہے لیکن ہدایت یافتہ لوگوں میں کامل ترین فرد اپنے زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے

۴ ۔ ہم نے امام مہدی کے بارے میں متواتر احادیث نقل کی ہیں ۔ جن میں صحیح اور سونے کی لڑی کی سند والی احادیث موجود ہیں ۔

الغرض جب نام و نسب اور وقتِ ظہور اور وقت نزول اور مدتِ اقامت و حکومت میں صریح تفاوت احادیث صحیحہ متواترہ سے ثابت ہے تو صرف ایک موضوع یا ضعیف اور مؤول روایت جو کہ احادیث صحاح کے ساتھ معارضہ کے قابل ہی نہیں اس کا سہارا لینا اور احادیث صحیحہ کو نظر انداز کرنا صرف جھوٹی نبوت کا کرشمہ ہی ہو سکتا ہے اور میٹھا ہڑپ کڑوا تھو تھو کی مثال کتنی صادق آتی ہے ، اس عیاری اور مکاری پر ۔

سب لوگ سراہتے ہیں

خواجہ بلال احمد صدیقی ، شجاع آباد ۔

میں ختم نبوت رسالہ کا باقاعدگی سے ہر ہفتہ مطالعہ کرتا ہوں اور دوست احباب کو بھی تلقین کرتا ہوں کہ اس رسالہ کا ضرور مطالعہ کریں ۔ رسالہ کا ہر طبقۂ خیال کے لوگ مطالعہ کرتے ہیں اور بہت سراہتے ہیں کہ یہ رسالہ قادیانیت کے عزائم اور اشاعت دین میں تمام ہفت روزہ دینی رسالوں سے بہتر کام سرانجام دے رہا ہے اور ہماری کوشش یہ ہے کہ یہ رسالہ قاضی احسان احمد شجاع آبادی کے شہر میں زیادہ سے زیادہ ترقی کرے

بزم ختم نبوت

مسلمان امنگوں کی ترجمانی

عبد السمیع گجرات

آپ کا رسالہ باقاعدگی سے مل رہا ہے ۔ الحمد للہ بڑی خوشی ہوتی ہے رسالہ کو پڑھکر ۔ آپ ماشاء اللہ اس پرفتن دور میں بڑی سعی و کوشش کر رہے ہیں ۔ اور مسلمان امنگوں کی ترجمانی آپ کا رسالہ کر رہا ہے

روح کو تسکین ملتی ہے

حافظ محمد طیب رحیم یار خان

میں اس رسالہ کا عرصہ سے مطالعہ کر رہا ہوں اس رسالہ نے مجھے جتنا متاثر کیا ہے شاید ہی کسی اور اسلامی رسالہ نے متاثر کیا ہو ۔ اس رسالہ کے مطالعہ سے روح کو تسکین ملتی ہے اور ایمان تازہ ہو جاتا ہے

قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ

علیم الدین ، کوٹ عبد المالک ، لاہور ۔

میرا نام علیم الدین ہے اور اللہ کے فضل سے رسالہ ختم نبوت پوری پابندی سے پڑھتا ہوں ۔ یہ رسالہ مجھے بہت پسند آیا ۔ اور اب میں شیزان کی مصنوعات کا پورا پورا بائیکاٹ کر رہا ہوں

بوتلیں واپس کر دیں

رانا محمد رفیق کریانہ اینڈ کلاتھ ہاؤس ، سوہاوہ

ہمارے رو ڈو تھم ضلع خوشاب میں عبد الرؤف بھٹی شیزان کا ڈیلر تھا جب ہم نے رسالہ کے اندر پڑھا کہ شیزان مرزائیوں کی ہے ۔ تو ہم نے عبد الرؤف بھٹی کو کہا کہ شیزان کو فروخت نہ کرے تو اس نے بوتلیں واپس کر دیں اور اپنی رقم واپس لے لی ۔

کیا یہ نظم کسی کے پاس ہے

محمد سعدی پیٹرز رحیم یار خان

عرصہ ہوا دورانِ تعلیم ایک نظم پڑھنے کو ملی تھی جس کے ایک دو شعر ذہن میں محفوظ ہیں ، کبھی کبھار یاد آتے ہیں ۔ قارئین ختم نبوت سے گذارش ہے کہ اگر کسی کو یاد ہو یا ان کے پاس موجود ہو تو ختم نبوت کے صفحات پر شائع فرما کر شکریہ کا موقع دیں

عجب رنگ زمانہ ہے عجب اسکی روانی ہے
کہ معمولی لڑکوں نے نبی بننے کی ٹھانی ہے
عدو کی جا بنی زد میں جو تھی مرزا کی منکوحہ
کیا ہی خوب شان پیمبر قادیانی ہے

رسالہ سے بہت خوشی ہوتی ہے

خواجہ محمد حسین ولد محمد امین مرحوم خوشاب

رسالہ بڑے شوق سے پڑھتا ہوں اور پڑھ کر بہت خوشی ہوتی ہے ۔ کیونکہ یہ رسالہ ایک تو دینی ہے اور دوسرا قادیانی جماعت والوں کے لیے عذاب ہے اور رسالہ اتنا خوبصورت ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے دل کو اتنی خوشی ہوتی ہے جی چاہتا ہے کہ اس کو زبانی یاد کر لیں ۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

قادیانیوں کے دوسرے بھائی ذکری

رشید احمد رشیدی، مخزن العلوم بوستان پشگور

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل باقاعدہ پابندی سے مل رہا ہے جس کے پڑھنے سے میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ جتنا آپ فتنہ قادیانیت کا تعاقب کر رہے اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو کامیاب فرما کر ترقی عطا فرمائے۔

جناب والا! قادیانیوں کے ساتھ ساتھ ذکریوں کے بارے میں بھی کچھ معلومات ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع کیا کریں تاکہ مسلمانوں کو پتہ چلے کہ قادیانیت جیسا نجس مذہب ذکری مذہب کے نام سے بھی مشہور و معروف ہے، جو ختم نبوت کے غدار ہیں، نماز کے منکر ہیں، حج بیت اللہ کے منکر ہیں۔ اپنے بنائے ہوئے جعلی حج بنام (کوہ مراد) ایک پہاڑ پر طواف کرتے ہیں جو سراسر شعائر اللہ کی توہین ہے۔

مجھے رسالہ نے داد دینے پر مجبور کر دیا

محمد اسحاق صدیقی دہاڑی

رسالہ ختم نبوت کے پڑھنے نے مجھے اسکی داد دینے پر مجبور کر دیا ہے۔ میں تقریباً چار ماہ سے رسالہ ختم نبوت کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اس رسالہ کی اشاعت امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے مزید دلچسپی کے لیے میں آپ سے گذارش کروں گا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی زندگی کے واقعات یا کرامات ہر رسالہ میں کم از کم ایک یا دو کی اشاعت ضرور کر دیا کریں۔

کراچی بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی میں قادیانی

واقف حال کے قلم سے

میں رسالہ "ختم نبوت" علم کے حصول کے خاطر بہت ذوق و شوق سے پڑھتا ہوں۔ بہت اچھا رسالہ ہے اللہ اسے دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ آمین۔ عرض یہ کرنا ہے کہ میرا دفتر کراچی بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی، جو کہ KDA کا ایک ادارہ ہے۔ اور سوک سنٹر سے ملحقہ ایک عمارت میں واقع ہے اس میں چند قادیانی افراد کارکن موجود ہیں۔ جو قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اس طرف توجہ دیں

بیشمار خوبیاں

محمد اشفاق نئی کراچی

رسالہ ختم نبوت بے شمار خوبیوں کا حامل ہے اور ایسی خدمات انجام دے رہا ہے جس کی نظیر نہیں۔ اس کا صلہ یقیناً اللہ تعالےٰ آپ کو دے گا۔ میں ختم نبوت کے تمام مدیران و ارکان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

حویلیاں میں تیزان کا بائیکاٹ

قاری عبدالواحد نگین، حویلیاں کینٹ

رسالہ ختم نبوت مل رہا ہے تیزان کے بارے میں آپ کو خط لکھا تھا۔ جواب ملنے کا شکریہ۔ میں نے اور میرے تمام احباب نے قادیانی کمپنی تیزان کا بائیکاٹ کر دیا ہے

بائیکاٹ

رانا محمد نفیس، رانایان ہاؤس کروڑ

ہمیں ختم نبوت کے ذریعے معلوم ہوا کہ تیزان قادیانیوں کی کمپنی ہے چنانچہ مجھ سمیت یہاں کے تمام دکانداروں اور ڈرنک کارنروں نے اس کا بائیکاٹ کر دیا ہے بلکہ تیزان کی تمام مصنوعات کا بھی بائیکاٹ ہو چکا ہے۔

ختم نبوت نے قادیانیت کے پردے چاک کر دیئے

خالد محمود راجپوت، تمنڈو غلام علی

میں جماعت نہم کا طالب علم ہوں، رسالہ انٹرنیشنل ختم نبوت کا قاری ہوں۔ اس عظیم الشان رسالہ کا آٹھ دن انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اتنا عظیم رسالہ، ٹائٹیل خوبصورت، کتابت عمدہ اور قیمت صرف دو روپے۔ اس رسالہ ختم نبوت نے قادیانیت کے پردے چاک کر دیئے ہیں۔

"ایک قادیانی کے خط کا جواب" پسند آیا

حافظ روح اللہ، دارالعلوم چارسدہ

میں کافی عرصہ سے ختم نبوت پڑھتا ہوں، ہر پرچہ میں اچھے اچھے مضامین آتے ہیں لیکن موجودہ پرچہ جو میرے ہاتھوں میں ہے بہت پسند آیا۔ اس میں ایک مضمون جو "ایک قادیانی کے خط کا جواب" کے عنوان سے شائع ہوا ہے اور ایک مضمون جو مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب کا ہے۔ دونوں بہت پسند آئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

مکر و فریب

محمد غضنفر سندھو ٹنڈو آدم

میں کافی عرصہ سے اس رسالہ کا مطالعہ کرتا آرہا ہوں جو کافی معلومات و انکشافات اس رسالے نے کیے اور کافی حد تک مرزائیوں کے جھوٹے عقائد اور مکر و فریب سے واقفیت دلائی۔

انگلستان سے خط

محمد ابن آدم بالسٹر انگلینڈ

قادیانی ہیں بڑے شیطان
مان نہ مان، ہیں خلطان
قادیانیو! بھاگو انگلستان
جہاں ہے تمہارا قبرستان

مرتب: سہیل باوا

نونہالانِ ختمِ نبوت

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

آخری زمانہ اور نئے عقیدے

محمد اشتیاق برکاتی، کوئٹہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں بڑے بڑے مکار اور جھوٹے پیدا ہوں گے جو تمہیں وہ باتیں سنائیں گے جو نہ کبھی تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے، تم ان سے بچنا اور انہیں اپنے سے بچانا، وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈالدیں (مسلم شریف)

پیارے بھائیو! تمہیں معلوم ہے کہ ایک شخص جس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا، نے نبوت کا اعلان کیا اور اس اعلان کے ساتھ ساتھ وہ نئی باتیں بتانے لگا۔ مرزا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ کہا اور ختم نبوت سے انکار کیا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی، جہاد کو حرام قرار دیا انگریز کی غلامی کو عبادت کہا۔ یہ سب نئے عقیدے اور نئی باتیں ہیں۔ ان سے بچو۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مرسلہ محمد عنصر فلیم سندھو ٹنڈو آدم

عرب کے مشہور شہر اور بابرکت جگہ مکہ مکرمہ میں آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء میں پیر کے دن پیدا ہوئے۔ آپ خدا کے جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں آپ نے جس پاکیزگی کے ساتھ اپنا بچپن گزارا ویسے ہی جوانی میں بھی رہے کبھی کسی کے ساتھ نہ کھیل کود میں شریک ہوئے۔ البتہ نیزہ بازی، شمشیرزنی، اسپ سواری جیسے مفید اور مجاہدانہ کھیلوں میں حصہ لیتے تھے۔ غریبوں، مسکینوں اور بے کسوں کی مدد کرنا مشکل میں دوسروں کے کام آنا بچپن ہی سے آپ کا شیوہ تھا اور آپ کی امانت اور دیانتداری کی وجہ سے سب لوگ آپ کو صادق امین کہتے تھے۔

جب آپ ۲۵ برس کے ہوئے تو آپ کی شادی مکہ کی شریف اور نیک خاتون حضرت خدیجہ سے ہو گئی۔ ۴۰ برس کی عمر میں آپ پر خدا کی پہلی وحی آئی اور آپ کو نبوت و رسالت سے نوازا گیا۔ آپ کی عمر مبارک ۵۳ برس کی ہوئی تھی آپ کو مکہ معظمہ سے ہجرت کرنے کا حکم آیا آپ ابوبکر صدیق کے ساتھ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے۔

ہجرت کے آٹھویں سال حضور اقدس کے ہاتھوں مکہ مکرمہ فتح ہوا۔ اور حضور اکرم اپنے جانثار ساتھیوں کو لیکر جس شہر سے بے یار و مددگار نکلے تھے آٹھ برس بعد اس شہر مکہ معظمہ میں فتح اور غالب کی حیثیت سے داخل ہوئے ۹ ہجری میں حج فرض ہوا۔ ۱۰ ہجری میں حضور اقدس حج کیلئے تشریف لے گئے۔ اور ایک عظیم تاریخی خطبہ جس نے ایک عالمگیر منشور کی حیثیت اختیار کی اور جسے خطبہ حجۃ الوداع کہتے ہیں مسلمانان عالم کے ایک بے مثال درس دیا۔

آپ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں ارشاد فرمایا ہے "نہیں ہیں محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ حضور کا ارشاد ہے کہ "میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ختم نبوت کا عقیدہ ایسا عقیدہ ہے جس کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ ختم نبوت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

رسول کریم کی محنت سے دلچسپی

محمد عرفان اعوان ٹھاکر، میرواہ نادل

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو محنت اور کام سے بڑی دلچسپی تھی۔ آپ ایسے لوگوں کو جو کوئی کام کاج نہیں کرتے تھے پسند نہیں فرماتے تھے۔ زراعت ہو یا تجارت، اپنے گھر کا کام ہو یا لوگوں کی خدمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پیش پیش رہتے تھے۔ اور اپنی امت سے بھی اس بات کے خواہش مند تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کام اور پیشے کو عزت کی نظر سے دیکھا ہے۔ جس سے جائز کمائی کی جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تجارت میں حصہ لے کر اس پیشے کو عزت بخشی ——— "اپنی مدد آپ" کے اصول پر آپ نے اپنے صحابہ (رضوان اللہ اجمعین علیہم) کو محنت و مشقت کی تعلیم دی ہے چنانچہ تمام صحابہ کرام رضی خود اپنا کام بھی کرتے تھے اور دوسروں کے کاموں میں بھی ہاتھ بٹاتے تھے ———

○○

اخبار ختم نبوت

امت مسلمہ کے تمام فرقے متحدہ ہو جائیں تو ملک کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا

ڈیرہ مراد جمالی میں ختم نبوت کانفرنس سے مقررین کا خطاب

کوئٹہ (مراسلہ) مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ مراد جمالی کے زیر اہتمام ایک روزہ کل بلوچستان ختم نبوت کانفرنس ڈیرہ مراد جمالی میں منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا عبدالستار خان لانگو نے کی جلسے سے مولانا غلام حسین سکھروالا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں مذہبی جلسوں میں تخریب کاری کی وارداتیں قادیانیوں کی سازش ہے حکومت قادیانیوں کو لگام دے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر اسلامی شرعی سزا نافذ کی جائے مسلمانوں پر بم پھینکنے اور قتل کے مقدمے میں سزا پانے والے قادیانیوں کی سزا پر جلد از جلد عمل درآمد کیا جائے۔ بستی کے مولانا عطاء اللہ خان نے الزام عائد کیا کہ موجودہ حکومت نے اسلام کا نام لیا لیکن سب سے زیادہ نقصان اسلام کو پہنچایا مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے معراج النبی کے واقعات بیان کئے اور کہا کہ سب سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ کے جسمانی معراج کی تصدیق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کی کافروں نے معراج کے واقعہ کو جھٹلایا، مرزا قادیانی نے بھی معراج جسمانی کو جھٹلایا عبدالعزیز لاشاری نے کہا کہ امت مسلمہ کے تمام فرقوں کے اتحاد سے ہی ملک کی سالمیت کو نقصان نہیں پہنچ سکتا انہوں نے کہا کہ اتحاد بین المسلمین کے نتیجے میں ہی قادیانیت کا مسئلہ حل ہوا انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اتحاد کو برقرار رکھیں قادیانیوں کے خلاف متحد ہو جائیں اور فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھ دیں مجلس ڈیرہ مراد جمالی کے جنرل سیکرٹری حکیم محمد علی اشرف نے بھی خطاب کیا جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض گل حسن گجر نے انجام دیئے آخر میں مولانا حضور بخش نے مجلس کے قائدین کا شکریہ ادا کیا اور عالم اسلام کے اتحاد کے لئے دعا کرائی۔

سلانوالی کی ڈائری (ضلع سرگودھا)

قریشی الیاس احمد مدنی نامہ نگار ختم نبوت

عرصہ دراز سے قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ واقع [illegible] سلانوالی پر کلمہ شریف لکھا ہوا تھا اور خفیہ طور پر اپنی تبلیغ بھی شروع کر رکھی تھی اس کے بارہ میں راقم اور صاحبزادہ محمد افضل الحسینی ابن حکیم شریف الدین وفد کی صورت میں کئی مرتبہ افسران بالا کو ملے اور حالات سے آگاہ کیا اور وہ اپنی حسب عادت وعدہ وعید کرتے رہے کہ بہت جلد ہی اس پر عمل درآمد ہوگا اکثر سلانوالی میں مذہبی پروگراموں میں بھی اسکی مذمت کی گئی اور مطالبے کئے گئے کہ قادیانی آرڈیننس پر عمل کروایا جائے اور قومی پریس میں بھی اس قسم کی خبریں آتی رہتی تھیں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ سلانوالی اعجاز حسین بلریچ ایم اے جو کہ ایک فرض شناس آفیسر ہیں انکو آج سے تقریباً بیس روز قبل ایک وفد قادیانی سلسلہ میں ملا اور انکو دیگر شہروں کے حالات بتائے کہ وہاں پر قادیانی آرڈیننس پر عمل ہو رہا ہے آخر یہاں کیا قباحت ہے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نے انتہائی مضبوطی اور ایمانی ولولہ سے کہا کہ مجھے پندرہ اپریل تک مہلت دی جائے انشاء اللہ قادیانی عبادت گاہ سے مقررہ مدت تک کلمہ طیبہ صاف کر کے محفوظ کر دیا جائے گا وفد مطمئن ہو کر واپس آگیا۔ چنانچہ حسب وعدہ انہوں نے ملک مولا بخش اے ایس آئی، مرزا اورنگزیب مغل بادشاہ اے ایس آئی اور صاحبزادہ میاں شفقت اللہ اے ایس آئی اور پولیس کی بھاری نفری کے ہمراہ پندرہ اپریل کی شام کو قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ شریف کو محفوظ کر لیا تھوڑی دیر کے بعد دس بارہ قادیانی غنڈوں نے دوبارہ اسی جگہ کلمہ لکھ دیا جس سے شہر میں ایک اشتعال پھیل گیا کہ ہم قادیانیوں

ایک ہندو اور قادیانی کا پُرلطف واقعہ

حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قدس سرہ ایک قادیانی مبلغ کے شرمندہ ہو کر بھاگ جانے کا پُرلطف واقعہ بیان کرتے ہیں —— مولوی سمیع اللہ مرحوم کی دکان پر ہر قسم کے لوگ آتے تھے، ہندو بھی اور مسلم بھی، اور لوگوں سے بے تکلفی تھی کہ کوئی اگر مٹھائی طلب کرتا تو کوئی جیب میں ہاتھ ڈال کر پیسے نکال لیتا وہ سب کی خاطر داری کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کی دکان پر ایک ہندو آیا اس کی بول چال مسلمانوں جیسی تھی، ایک قادیانی ان کی تاک میں لگ گیا، ان کو مسلمان سمجھ کر دکان پر آکر مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر آدھ گھنٹہ تقریر جھاڑی اور یہ ثابت کرنا چاہا کہ وہ نبی ہے اس کی نبوت کو مانو اس نے اپنی یادداشت میں خوب دلائل سے تقریر کی۔ وہ ہندو خاموشی سے سنتا رہا قادیانی نے سمجھا کہ میری تقریر کا اثر ان پر ہو گیا ہے اور یہ مرزا صاحب کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ تقریر ختم کرنے کے بعد قادیانی کہتا ہے کہ آپ نے میری تقریر کا اثر لیا ہے؟ تو وہ ہندو ہنسا اور کہا کہ ابھی تک تو ہم نے اصلی نبی ہی کو نہیں مانا نقلی نبی کو کیا مانیں گے، اس پر مجلس کے سارے حضرات ہنس پڑے۔ قاری صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب قادیانی کو یہ معلوم ہوا کہ یہ تو غیر مسلم ہے تو بہت شرمندہ ہو کر وہاں سے بھاگا اور پھر وہاں نہیں آیا۔

" ماخوذ - مجالس حکیم الاسلام صفحہ ۲۳

مرسلہ: محمد اسلم، ابدال آباد

کی اس جعلی عبادت گاہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے جس پر راقم نے ختم نبوت کے جانثاروں کو منتشر کر دیا کہ ہم ان کے خلاف ایسی قانونی کاروائی کرائیں گے اور ان شاء اللہ دوبارہ پھر کلمہ محفوظ کر دیا جائے گا۔ صاحبزادہ محمد افضل الحسینی نے ایک تحریری درخواست دی کہ ملک غلام محمد سوکھی عبدالعزیز، محمد منیر، چراغ دین، خضر حیات، محمد ظفر اللہ۔ ذوالفقار احمد۔ نذر احمد۔ محمد یار۔ صالح محمد۔ احمد افضل اور محمد عزیز قادیانیوں نے انتظامیہ سلانوالی کے کلمہ محفوظ کرنے کے بعد ان لوگوں نے دوبارہ کلمہ لکھ دیا ہے جس سے مسلمانوں میں مذہبی اشتعال پھیل گیا ہے اور امن عامہ کو بھی خطرہ لاحق ہے ان لوگوں کے خلاف ۲۹۸ سی کے تحت کاروائی کی جائے چنانچہ مقامی پولیس کے انچارج محمد اسلم عزری فوری طور پر حرکت میں آگئے اور انہوں نے قادیانیوں کو گرفتار کرنے کے آرڈر جاری کر دیئے اسی اثنا میں ملک مولا بخش اعوان اے ایس آئی مرزا انور بیگ مغل بادشاہ اور سپاہی ذوالفقار علی نے اپنی نفری کے ہمراہ ریڈ کر کے بارہ قادیانیوں کو آدھ گھنٹے کے اندر اندر گرفتار کر کے پرچہ درج کر دیا۔ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ اعجاز حسین بلوچ نے ملزمان کو ۳۰-۴-۸۷ تک جوڈیشنل جیل بھجوا دیا ہے قابل ذکر بات یہ ہے کہ سلانوالی کے معروف ایڈووکیٹ رائے محمد شیر بھٹی ایڈووکیٹ، سید گوہر حسین ایڈووکیٹ، رائے آصف سلطان بھٹی ایڈووکیٹ و ممبر ضلع کونسل سرگودھا اور ملک سلیم اقبال دھوکہ ایڈووکیٹ نے قادیانیوں کی وکالت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ امید ہے کہ انکے اپنے قادیانی وکیل پیش ہونگے قبل ازیں سلانوالی کے مذہبی سیاسی سماجی رفاہی عوامی حلقوں نے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ اور تھانہ سلانوالی کے انچارج محمد اسلم عزری کے اس جرأت مندانہ نیک اقدام کو سراہتے ہوئے اس سلسلہ میں اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا ہے انہوں نے کہا کہ ہم توقع رکھتے ہیں کہ انتظامیہ اسی طرح چند ایک چک میں بھی کلمہ حق بلند کرے گی تاکہ مزید اسلامی ملک میں قادیانی آرڈیننس کی توہین نہ ہو سکے۔

مانسہرہ کی ڈائری

- حضرت امیر مرکزیہ کا دورۂ مانسہرہ
- دینی مدارس کے جلسہ ہائے دستاربندی

رپورٹ قاری سید محمد شاہ نیو مراد پور

امیر مرکزیہ مخدوم العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی نے ۱۸ تا ۲۰ اپریل مانسہرہ کا دورہ فرمایا۔ آپ کی آمد سے عجیب نورانی کیفیت محسوس ہوئی سکون و طمانیت کا دور دورہ رہا۔ زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے حضرات نے آپ کی مجالس میں شرکت کی اور روحانی فیض حاصل کیا۔

مدرسہ قاسم العلوم

مدرسہ قاسم العلوم مانسہرہ کے جلسہ دستاربندی کی صدارت آپ نے ۱۸ اپریل بعد از نماز ظہر فرمائی۔ اس جلسے حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب ہری پور، قاضی محمد مشتاق صاحب مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب نے خطاب فرمایا امرین غلام مصطفےٰ نے ہدیہ نعت پیش کیا قاری محمد افضل جلسے کے سٹیج سیکرٹری تھے آخر میں حضرت اقدس نے نہایت پر اثر دعا فرمائی

دارالعلوم معارف القرآن کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

حضرت علامہ مولانا قاضی محمد عبد اللہ خالد خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ کے زیر اہتمام چلنے والا عظیم الشان ادارہ دارالعلوم معارف القرآن ہر سال نہایت اہتمام سے ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کرتا ہے۔ حسب سابق اس سال بھی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی زیر صدارت مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں منعقد ہوئی۔ اس عظیم کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا نے عظیم الشان خطاب فرمایا آپ کے علاوہ پروفیسر غازی احمد مولانا دوست محمد مولانا ضیاء الدین صاحب اور دیگر حضرات نے خطاب فرمایا۔ مدرسہ سے فارغ التحصیل طلبہ کو حضرت اقدس نے اپنے دست مبارک سے اسناد عنایت کیں۔ حضرت مولانا محمد عبد اللہ خالد صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت نے ختم نبوت کانفرنس کے جلسے کے شرکاء کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ مولانا منظور احمد شاہ آسی نے قراردادیں پیش فرمائیں۔

حضرت اقدس کی صدارت میں خصوصی اجلاس

۱۹ اپریل کو بعد از نماز فجر حضرت اقدس امیر مرکزیہ کی صدارت میں ایک خصوصی اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہوا۔ اجلاس میں مجاہد ختم نبوت جناب محمد ریاض الحسن گنگوہی صاحب امیر مجلس ذخیرہ سماعیل خان، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد عبد اللہ خالد، مولانا محمد ظفر اقبال قریشی، مولانا سید اسرار الحق شاہ، مولانا محمد صادق مبلغ اسلام آباد، قاری محمد شاہ نے شرکت کی۔ اجلاس میں اہم فیصلے کئے گئے۔

جامع مسجد ختم نبوت پھگلہ میں خطاب

۱۹ اپریل کو جامع مسجد پھگلہ میں حضرت اقدس کی زیر صدارت اجلاس ہوا۔ اس اجلاس سے مولانا ضیاء الدین مولانا اسرار الحق شاہ ناظم اعلیٰ مجلس علاقہ تریڑ پھگلہ مولانا محمد صادق صدیقی صاحب اور آخر میں حضرت مولانا اللہ وسایا نے پر اثر خطاب فرمایا۔ اور مقامی مرزائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم سچے دل سے مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر حلقہ اسلام میں داخل ہو جاؤ تو ہم تمہیں گلے لگا لیں گے۔ اور تمہاری حفاظت کریں گے۔ اور اگر تمہیں قادیانی رہنے پر اصرار ہے تو اسلامی اصطلاحات تمہارے

اخبار ختم نبوت

نے سخت منوع ہیں۔ اس کو بہت خیال رکھنا۔ جامع مسجد کے خطیب سید عبدالعزیز شاہ صاحب نے بتایا کہ یہاں پر قادیانی پہلے بہت سرگرم تھے مگر اب ان پر کنٹرول ہوتا جا رہا ہے۔ ایک قادیانی کے مکان پر آیات کریمہ کندہ تھیں انکو بذریعہ قانون کھرچ دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے قبرستان قادیانیوں کیلئے ممنوع ہو چکے ہیں۔ سوشل بائیکاٹ کی تحریک جاری ہے۔ حفیظ الرحمٰن سید خرم شاہ یہاں بہت سرگرم نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ مزید توفیق عنایت فرمائے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم الحروف نے ادا کئے۔

جامعہ معہد القرآن الکریم مانسہرہ کا جلسہ

پاکستان کی مشہور و معروف دینی درسگاہ معہد القرآن الکریم مانسہرہ کے ۲۲ ویں سالانہ جلسہ میں حضرت اقدس مدظلہ حضرت مولانا قاری فضل ربی صاحب پرنسپل جامعہ کی خصوصی دعوت پر تشریف لے گئے۔ تجوید و قرات کی اس عظیم الشان درسگاہ سے فارغ التحصیل طلباء کو اسناد عنایت فرمائیں۔ اس اجلاس میں مولانا محمد اجمل خان مولانا سمیع الحق مولانا قاری سعید الرحمٰن مولانا سید چراغ دین شاہ اور مجاہد ختم نبوت مفتی اعظم ہزارہ حضرت مولانا عبدالحی صاحب خطیب جامع مسجد ناڑی مانسہرہ نے شرکت فرمائی اور تقریر فرمائیں۔ ۲۰ کی شب حضرت اقدس بلگنگ تشریف لے گئے۔ اور ۲۰ اپریل بعد دوپہر حضرت اقدس واپس تشریف لے گئے۔ آپ کو الوداع کہنے والوں میں آپ کے مریدین علماء کرام و دیگر حضرات شامل تھے

لودھراں حفاظت کلمہ کی تحریک

تحریر۔ نور محمد مجاہد

لودھراں۔ لودھراں تحصیل میں قادیانیوں نے ایک سوچی سمجھی سکیم کے مطابق پوری تحصیل میں دہشت گردی پھیلائی ہوئی ہے ان کا اصل مقصد ہے کہ لودھراں کے امن کو خراب کیا جائے اور لودھراں میں بدامنی ہو۔ چند دن قبل قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ میں کلمہ طیبہ کا بورڈ لگا رکھا تھا جس کو اتار دیا گیا پھر دوبارہ دو دن بعد پھر سے کلمہ طیبہ لگا یا جو کہ مسلمانوں کو مشتعل کرنے کا ایک منصوبہ تھا اسکی خبر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کو ملی تو فوراً ایک وفد A.C صاحب کو ملا جناب A.C صاحب کے حکم سے مقامی پولیس نے کلمہ طیبہ ہٹا دیا لیکن مرزائیوں نے دوبارہ لکھ دیا یہ عمل تین مرتبہ ہوتا رہا آخر کار پولیس نے تینوں قادیانیوں کو گرفتار کر لیا اور مقدمہ درج کر لیا گیا۔

مارکیٹ کمیٹی: لودھراں کے ایک ملازم خلیل احمد نے عرصہ سے اپنے دفتر کو مرزائیت کا اڈہ بنا رکھا تھا لیکن جناب راؤ نظام الدین صاحب نے اسکو سختی سے رد کر دیا راؤ صاحب اچھے دیندار آدمی ہیں لیکن یہ خلیل احمد دفتر کو دین سے جس دن قادیانیوں کی پیشی ہوتی ہے بغیر چھٹی عدالت میں بیٹھا رہتا ہے تنخواہ سرکار سے کام مرزائیت کا۔

دنیاپور: دنیاپور میں ایک قادیانی اور اسکا بیٹا مرزائیت کے خلاف ۲۹-۸ کی منتقہ مرزائیت سماعت سے لوگوں کو دھوکہ دے کر مرزائیت کی پرچار اسلام کے نام پر کرتے رہے امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیاپور جناب عنایت علی نے اپنی کوشش سے ان کو بھی پکڑوا دیا۔

دھنوٹ: دھنوٹ میں ایک قادیانی نے دوائیوں کی دکان کرنے فروشی کی جسکے ذریعے وہ مرزائیت کی پرچار کرتا تھا وہاں پر لوگ مشتعل ہو گئے اور اس نے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی جس سے دھنوٹ کے حالات سنبھل گئے

چک نمبر ۱۳: چک نمبر ۱۳ ملتان روڈ پر واقع مرزائیوں کا ایک مرزا زادہ وہاں پر رہتا ہے وہاں مرزائیوں کے مبلغ شریف نے لوگوں کو مرتد بنانے کی کوشش کی تو مسلمان لودھراں دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت آئے جب ختم نبوت کے وفد کو جو کہ حضرت مولانا محمد موسیٰ اور نور محمد مجاہد ناظم اعلیٰ پر مشتمل تھا مربی شریف نے دیکھا تو بھاگ گیا اور سامنا نہ کر سکا۔

کوٹلی نجابت: مربی شریف پچھلے دنوں کوٹلی نجابت جا کر مرزائیت کو اسلام کے نام پر پیش کی تو غیور مسلمانوں نے ذات کھٹے کئے لودھراں میں گرفتار ہونے والوں میں تمام دیہاتوں کے لوگ ہیں جو کہ ایک گہرے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت دہشت گردی کی سازش تھی لیکن ہمارے امیر حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ نے اپنی خداداد دوراندیشی سے بھانپ کر فوراً قانون کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں نے آخر کار یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر اب قادیانیوں نے کوئی شرارت کی تو انجام دیکھیں گے کیونکہ اب صبر کی حد ختم ہو گئی اگر مرزائی تشدد کرنا چاہتے ہیں تو ربوہ کے مرزا طاہر (مرزا نجس) کی طرح تمام مرزائی لودھراں سے فرار ہونے پر مجبور ہو جائیں گے اور لودھراں کے غیور مسلمان انگریزوں کے دم کٹے کتوں کو لودھراں سے نکال کر دم لیں گے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ۔

کوٹ سادھورام میں جلسہ ختم نبوت

رپورٹ: محمد ظفر عباس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے زیر اہتمام کوٹ سادھورام میں ایک عظیم الشان ختم نبوت جلسہ کا اہتمام کیا گیا گاؤں کی مسجد سامعین سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ جلسہ کا آغاز شوکت علی شاہد صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ نعت شریف پڑھنے کی سعادت جناب محمد صادق رحمانی صاحب نے حاصل کی۔ محمد فاروق رحمانی نے ایک نظم سنا کر بے شمار داد وصول کی۔ علامہ احسان الحق صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا قادیانی انتہائی شاطر اور عیار شخص تھا جس نے انگریزوں کی تیار کردہ سازش کے تحت نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور اپنی جھوٹی نبوت کو انگریزوں کی سنگینوں کے سائے تلے پروان چڑھایا۔ مرکزی جامع مسجد تاجپورہ کے خطیب مولانا محمد احمد مجاہد صاحب نے عالمانہ خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت اپنے کفریہ عقائد اور عزائم کی وجہ سے کافر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا عقیدہ نہ صرف مسلمانوں کے ایمان کا بنیادی نکتہ ہے۔ بلکہ یہ انسانیت کیلئے بھی ایک رحمت ہے۔ جس کیلئے نسل آدم کے لئے اللہ تعالیٰ کے پیغام کی عالمگیر اور ابدی حیثیت

باقی صفحہ ۳۰ پر

ضلع بہاولنگر کا قدیمی سب سے بڑا فعال و متحرک اور مسلک علماء دیوبند کا ترجمان ادارہ

مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی (رجسٹرڈ)

آپ کی زکوٰۃ، صدقات وعطایا کا سب سے بہترین مصرف ہے

ادارہ ہٰذا میں ۹۰۰ طلباء ۲۵ ماہر اساتذہ کرام کی نگرانی میں تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ تین صد کے قریب، بیرونی طلباء ہیں جنکی خوراک پوشاک، علاج معالجہ و دیگر اخراجات مدرسہ کے ذمہ ہیں۔ بارہ لاکھ روپیہ نقد اور پندرہ صد من گندم کا سالانہ خرچ ہے۔ ابتدائی عربی سے بشمول دورہ حدیث شریف اور حفظ و ناظرہ تجوید القرآن کے علاوہ فاضل عربی، فاضل فارسی کی تیاری بھی کرائی جاتی ہے۔ مدرسہ ہٰذا ایک دور افتادہ و پسماندہ علاقہ میں واقع ہے۔ علاقہ ہٰذا کئی سالوں سے سیم و تھور کی زد میں آیا ہوا ہے۔ مزید برآں بارشوں و ژالہ باری کی تباہ کاریوں نے فصلوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے جس سے اہل علاقہ خود بڑے پریشان ہیں۔ اندریں حالات مدرسہ کی مالیات بھی شدید متاثر ہوئی ہیں اور مدرسہ کافی مقروض ہو گیا ہے۔

مدرسہ ہٰذا کا ایک عظیم الشان کتب خانہ ہے جس میں پندرہ ہزار کے قریب مختلف موضوعات پر مشتمل قدیم و نادر و نایاب کتب موجود ہیں۔ سیم و تھور کی وجہ سے کتب خانہ کی پرانی عمارت خستہ ہو چکی ہے نئی عمارت زیر تجویز ہے جس پر پانچ لاکھ روپیہ اخراجات کا تخمینہ ہے۔ مدرسہ ہٰذا ۱۹۲۷ء سے قائم ہے۔ مدرسہ ہٰذا میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ، مولانا اعزاز علی صاحبؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ، مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ مولانا خواجہ خان محمد صاحب کندیاں شریف، مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، مولانا مفتی ولی حسن صاحب اور مولانا مفتی احمد الرحمٰن مولانا سلیم اللہ خان جیسی عظیم شخصیات تشریف لاکر ادارہ کو خراج تحسین اور اس کی علمی خدمات کا اعتراف کر چکے ہیں۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں اپنی زکوٰۃ و خیرات و عطایا سے ادارہ ہٰذا کی بھرپور امداد فرمائیں۔ مدرسہ کا اکاؤنٹ نمبر حبیب بینک فقیر والی ۱۱۲

محمد قاسم قاسمی، مہتمم مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر پاکستان

بقیہ :۔ جلسہ ختم نبوت

کی بنیاد رکھدی گئی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے سرپرست حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی اسرائیل اور بھارت کے جاسوس ہیں۔ اور قادیانی اسرائیل کی فوج میں باقاعدہ طور پر بھرتی ہیں۔ رانا محمد ایوب صاحب ایڈووکیٹ نے آخر میں جلسہ کے منتظمین شکریہ ادا کیا۔ آخر میں رانا عبدالمجید صاحب کی دعا سے جلسہ کا اختتام ہوا۔ اور مجید محمد ادریس صاحب نے تمام شرکاء جلسہ کی چائے سے تواضع کی۔

علامہ کراروی کا بیان

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے نائب صدر علامہ علی غضنفر رع ۔ رع ، کراروی نے کہا ہے کہ حکومت نے علامہ احسان الٰہی ظہیر اور جمعیت اہلحدیث پاکستان کے دیگر قائدین کی ہلاکت کے ذمہ دار ملزمان کو بے نقاب کرنے میں تساہل سے کام لیا ہے اور وہ انکی پشت پناہی کر کے غفلت مجرمانہ کی مرتکب ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب علماء کرام پر مشتمل جو کمیٹی ۲۵ ، مارچ کو قائم کی تھی نہ تو اس کا کوئی اجلاس بلایا گیا ہے اور نہ ہی انہیں صورت حال سے آگاہ رکھا گیا ہے بلکہ انہوں نے کمیٹی کے ارکان سے رابطہ قائم کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی ۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے دفتر میں مجلس کے کارکنوں اور علماء سے بات چیت کرتے ہوئے کیا ۔ اس موقع پر مولانا سید عبدالمالک شاہ، حافظ محمد ثاقب ، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا عبدالرزاق خان، سید احمد حسین زید اور شبیر احمد گورایا بھی موجود تھے۔ باقی صفحہ پر

بقیہ :۔ بداخلاقیوں کے خلاف جہاد

رکھو" ——— حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجؓ کے امین اتنا خیال رکھتے تھے کہ جب سفر پر جاتے تو قرعہ ڈالا جاتا جس بیوی کا نام نکلتا اُسے ساتھ لے جاتے۔

۲۱۔ حسد سے بچو۔

قرآن کریم میں ہے

و من شر حاسد اذا حسد (الفلق)

ترجمہ: اور (پناہ مانگتا ہوں میں) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

حسد ایک ایسا روحانی مرض ہے جو اس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ وہ طرح طرح وسواس میں کھو جاتا ہے، اس مرض میں سب سے پہلے ابلیس مبتلا ہوا۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ "سب سے پہلا گناہ جو آسمان پر صادر ہوا وہ ابلیس کا حسد تھا جو اس نے آدم علیہ السلام سے کیا۔"

(تفسیر عزیزی ص۲۹)

۲۲۔ چوری کی ممانعت :۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے۔

والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما (المائدہ)

ترجمہ :۔ اور خواہ وہ مرد یا عورت، دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔

۲۳۔ والدین کو مت جھڑکو:۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اما یبلغن عندك الكبر احدهما او كلاهما فلا تقل لهما أف ولا تنهرهما (بنی اسرائیل)

ترجمہ :۔ اگر وہ (تیرے والدین) بڑھاپے کو پہنچ جائیں، ان میں سے ایک یا دونوں، تو اُن کو اُف تک نہ کہنا اور مت جھڑکنا' والدین کی رضامندی میں اللہ کی رضا ہے، اور ان کی ناراضی میں خدا کی ناراضی ہے، ان دونوں میں والدہ کا حق زیادہ ہے۔

۲۴۔ فضول خرچی نہ کرو:۔

ارشاد ربانی ہے۔

ولا تبذر تبذيراً ۔ (بنی اسرائیل)

ترجمہ : اور فضول خرچی نہ کرو۔

اسی جگہ قرآن کریم نے فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی کہا ہے۔ مال اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہے اسے فضول کاموں میں اُڑانا ناشکری بھی ہے اور بیوقوفی بھی۔

یہ قرآن کریم کی تعلیمات کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کیا گیا ورنہ قرآن حکیم اس قسم کی تعلیمات سے پُر ہے۔

اس کے علاوہ حضور سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ آپؐ کی زندگی ہمارے لیے ایک کھلی ہوئی کتاب ہے، آپؐ کی خانگی زندگی سے لے کر عدالت و سیاست تک ہر شعبۂ حیات میں ہمارے لیے نمونہ موجود ہے۔ آپؐ کو ہم بحیثیت سالار دیکھیں تو عظیم جرنیل اور فاتح ہیں۔ سیاست کے میدان میں ایک مدبر سیاستدان کی حیثیت سے آپ کا کردار ہمارے سامنے ہے۔ ایک فاتح اور بادشاہ کی حیثیت سے جب مکہ میں داخل ہوئے تو سب کو معاف کر دیا، جو قیامت تک کے بادشاہوں کے لیے ایک نمونہ ہے ——— دوسری طرف اپنے جوتے تک خود گانٹھ لیا کرتے تھے۔ اپنے کپڑے خود دھو لیا کرتے تھے۔ جانوروں کو چارہ ڈال دیا کرتے، بازار میں خرید و فروخت کرنے جاتے تو بچوں تک کو سلام کرنے میں پہل کرتے۔ آج جس طرح ایک بادشاہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی حضور سرور کائنات جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوں اُسی طرح ایک مزدور بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ادا کر رہا ہوں۔ اسی لیے قرآن کریم نے بیان کیا۔ لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة (الاحزاب)

ترجمہ : یقیناً تمہارے لیے رسولؐ کا اسوہ حسنہ عمل کا بہترین نمونہ ہے۔ آج برائیوں کی اصلاح اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ قرآن کی بالادستی ہو۔ اسوہ محمدیؐ ہو، تو پھر دیکھیں گے کہ یہ جہنم کدہ، راحت کدہ بن جائے گا امن کا بول بالا ہوگا۔ اخوت و محبت ہوگی۔ رواداری اور شرافت ہوگی۔

آئیے! سب مل کر عہد کریں کہ برائیوں کے خاتمہ کے لیے قرآن کا نسخہ کیمیا استعمال کریں گے شریعت مصطفٰےؐ کی بالادستی کے لیے کوشش کریں گے۔ اور اس مقصد کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔

تعارف وتبصرہ

محمد حنیف ندیم

تبصرہ کے لیے ہر کتاب کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے

نام: تذکرۃ الانبیاؑ (حصہ اول ودوم)

مرتبہ: حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب مدظلہ

شائع کردہ: مکتبہ رشیدیہ قاری منزل پاکستان چوک کراچی

صفحات: حصہ اول ۴۴۰، حصہ دوم ۴۰۰

حضور تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے انبیاء کرام کے قصص و واقعات پر بے شمار کتابیں موجود ہیں۔ ماسوائے چند ایک کے اکثر و بیشتر کتابیں رطب و یابس اور بے سروپا واقعات سے بھری ہوئی ہیں۔ بعض کتابیں جنہیں صحیح کہا جا سکتا ہے انکی زبان یا تو ثقیل ہے یا ان کا اندازِ بیان اتنا پیچیدہ ہے کہ قاری انہیں پڑھتے ہوئے بوجھ محسوس کرتا ہے۔ حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے یہ کتاب انتہائی آسان اور عام فہم اردو میں مرتب کی ہے جس سے تھوڑے پڑھے لکھے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ کتاب کی ترتیب میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ جو بھی واقعات درج کیے ہیں ان میں قرآن وحدیث اور دوسری مستند کتابوں کے حوالے موجود ہیں۔

تذکرۃ الانبیاؑ کے پہلے حصے میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حالات درج ہیں جب کہ دوسرے حصے کا نام تذکرہ خاتم الانبیاؑ رکھا ہے۔ اس حصہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے حالات، آپ کی مکی زندگی، مدنی زندگی، غزوات اور تبلیغ واشاعتِ دین کے راستے میں مشکلات ومصائب کا سامنا، الغرض آپ کی پوری زندگی کا نقشہ کھینچ دیا ہے۔ کتاب کے شروع میں آپ کی مکی زندگی اور مدنی زندگی کا خلاصہ بھی سنہ وار پیش کیا گیا ہے۔ یہ حصہ چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں ولادتِ نبویؐ سے پہلے پیش آنے والے واقعات، دوسرے باب میں ولادت باسعادت کے متعلق بشارات، تیسرے میں ولادت باسعادت کے وقت یا پہلے پیش آنے والے واقعات، چوتھے میں ولادت باسعادت کے بعد یعنی قبل از نبوت پیش آنے والے واقعات، پانچویں نبوت کے بعد مکی زندگی اور چھٹے میں مدنی زندگی کے واقعات اور آخر میں تتمہ دیا گیا ہے۔

تذکرۃ الانبیاء کے دو حصے کتابت، طباعت کے اعلیٰ معیار کے حامل ہیں۔ قیمت درج نہیں اس لیے شائقین حضرات مذکورہ بالا پتے پر براہ راست رابطہ قائم کریں خصوصاً نوجوان طبقے اور کالجیٹ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ یہ کتاب ان کے لیے ایک رہنما ثابت ہو گی۔

نام کتاب: خونِ حرمین

شائع کردہ: عامر اکیڈمی ذیلدار روڈ، اچھرہ، لاہور۔

مرتبہ: مولانا سید غفور شاہ الحامی۔

صفحات ———— ۸۸

مغربی سامراج کے ظلم وستم اور سرزمین حرم میں ان کے خون ریز کی داستان کو نہایت اچھوتے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ کتاب کی قیمت صرف چھ روپے ہے۔

نام کتاب: ونیل کمار سے مجاہد اسلام تک۔

شائع کردہ: عامر اکیڈمی ذیلدار روڈ، اچھرہ، لاہور،

قیمت ———— ۴ روپے

۱۴ سال کے ایک ہندو نوجوان نے ہندو مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کیا، اسلام قبول کرنے کے بعد اسے کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا، اس کتاب میں وہ سب کچھ خود اس نومسلم نوجوان کی زبانی بیان کیا گیا ہے۔ اسے قاری اظہر ندیم نے مرتب کیا ہے۔ اسی نومسلم نے ایک اور کتاب بعنوان "اسلام قبول کرنے کے بعد مجھ پر کیا بیتی" تحریر کی ہے۔ جس کی قیمت چار روپے ہے یہ بھی عامر اکیڈمی ہی سے منگوائی جا سکتی ہے۔

قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں (علامہ اقبال)
مرزا غلام احمد قادیانی جعلساز اور دھوکہ باز شخص تھا (وفاقی شرعی عدالت)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی پہلی نشانی مرزائیوں کا مکمل بائیکاٹ ہے

کریم میڈیکل اسٹور

ہر قسم کی ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ نیز ای سی جی خون، پیشاب، پاخانہ، بلغم، شوگر وغیرہ کے تسلی بخش ٹسٹ کا بھی انتظام ہے

کریم میڈیکل اسٹور گرو بازار روڈ ننکانہ صاحب، ضلع شیخوپورہ

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

Registered No. M-166

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اسلام کی دعوت وتبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ، مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے، قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گناہ اضافہ ہو گیا ہے۔ اندرون وبیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کے لئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ کا ہے۔ لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون وبیرون ملک تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنۂ تشکیل تھے جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جا رہے ہیں۔ اندرون وبیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے۔ اور اپنے عطیات (زکوٰۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات وعطیات وغیرہ) میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) خان محمد

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضوری باغ روڈ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی